الأعرَاف

(Al-Araf)

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

1	المص	
	المص	
2	كِتَابٌ أُنزِلَ إِلَيۡكَ فَلَا يَكُن فِي صَدۡرِكَ حَرَجٌ مِّنۡهُ لِتُنذِرَ بِهِۦ وَذِكۡرَىٰ لِلۡمُؤۡمِنِينَ	
	یہ کتاب تمہاری طرف بھیجی گئی ہے پس اس سے تمہارے دل میں تنگی نہ ہونی چاہیئے اور تاکہ اس کے ذریعے پیش آگاہ کرو اور اور یہ امن قائم کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔	
3	ٱتَّبِعُواْ مَآ أُنزِلَ إِلَيۡكُم مِّن رَّبِّكُمۡ وَلَا تَتَّبِعُواْ مِن دُونِهِۦٓ أَوۡلِيَآءَۗ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ	
	جو تمہارے نظام ربوبیت کی طرف سے تم لوگوں کو دیا گیا ہے اس کا اتباع کرو اور اس کے علاوہ دوسرے سرپرستوں کی تابعداری نہ کرو........ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔	
4	وَكَم مِّن قَرۡيَةٍ أَهۡلَكۡنَٰهَا فَجَآءَهَا بَأۡسُنَا بَيَٰتًا أَوۡ هُمۡ قَآئِلُونَ	

	اور ہم نے کتنی بستیاں ہلاک کریں جن پر ہماری پکڑ انکے مراکز پر آئی یا وہ قیل و قال میں لگے ہوئے تھے۔	
	مباحث:۔ اس مقام پر ضمائر متکلم کے ہیں جس پر سوال اٹھتا ہے کہ یہ متکلم کون ہے۔۔؟ یاد رکھئے کہ جہاں بھی کوئی بات کسی نظام یا ادارے کی طرف سے ہوتی ہے وہاں ضمائر اور صیغے اس ادارے کی طرف منصوب ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر آج جمہوریت کی بات ہو تو یہی کہا جاتا ہے کہ جمہوریت رو رو کر کہہ رہی ہے کہ میرا قتل ہو رہا ہے۔ یا جیسے کوئی ملک کہے کہ مجھے بربادی سے بچا لو۔ ان جملوں میں جمہوریت اور ملک کے لئے صیغے اور ضمائر متکلم کے استعمال کئے گئے ہیں۔ اس مقام پر بھی قوانین قدرت کی طرف اشارہ ہے	
5	فَمَا كَانَ دَعْوَاهُمْ إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا إِلَّا أَن قَالُوا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ	
	پھر جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو ان کی صدا سوائے اس کے اور کچھ نہ تھی کہ وہ کہنے لگے کہ بیشک ہم ہی ظالم تھے،	
6	فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ الْمُرْسَلِينَ	
	پھر ہم ان لوگوں سے بھی ضرور سوال کریں گے جن کے پاس پیامبر بھیجے گئے تھے اور ان پیامبروں سے بھی ضرور پوچھیں گے۔	
7	فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِم بِعِلْمٍ ۖ وَمَا كُنَّا غَائِبِينَ	
	پھر اپنے علم کی بناء پر ان پر بیان کر دیں گے اور ہم کہیں غائب تو نہ تھے۔	

8	وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ ۚ فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ	
	اور واقعی اس دن وزن صرف حق کا ہوگا۔ جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ ہی کامیاب ہوں گے۔	
9	وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُم بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ	
	اور جس کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ لوگ وہ ہوں گے جنہوں نے ہمارے احکامات کے انکار کی وجہ سے اپنے لوگوں کو خسارے میں ڈالا۔	
10	وَلَقَدْ مَكَّنَّاكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ ۗ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ	
	اور بیشک ہم نے تمہیں زمین میں تمکن عطا کیا۔اور تمہارے لیے اس میں معیشت رکھی۔۔۔ لیکن تم بہت ہی کم ان کا صحیح استعمال کرتے ہو۔	
11	وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ	
	اور ہم نے تمہارے کردار کی تخلیق کی پھر تمہاری اسماء الحسنیٰ کی بنیاد پر تصویر کشی کی پھر نافذین احکامات کو حکم دیا کہ آدم کے سامنے سرنگوں ہو جاؤ۔ پھر سوائے ابلیس کے سب سرنگوں ہوئے وہ ہرگز سرنگوں ہونے والوں میں سے نہ تھا۔	

مباحث:۔
اس مقام پر ملائکہ کے متعلق بنیادی حقائق ذہن میں رکھتے ہوئے سمجھنے کی کوشش کیجئے۔
دیکھئے جو لوگ ملائکہ کو انسانوں سے الگ مخلوق سمجھتے ہیں ان کے لئے عرض ہے کہ قرآن میں سورہ الانفال کی آیت نمبر ۹ میں ارشاد ہے۔،

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ (جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اس نے جواب میں فرمایا کہ میں تمہاری مدد کے لیے پے درپے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں) اور سورہ آل عمران کی آیات ۱۲۴ اور ۱۲۵ ارشاد میں ہے۔،

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيَكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُنزَلِينَ ۞ بَلَىٰ إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ (جب تو مسلمانوں کو کہتا تھا کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کے لیے تین ہزار فرشتے آسمان سے اترنے والے بھیجے (124) بلکہ اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو اور وہ تم پر ایک دم سے آ پہنچیں تو تمہارا رب پانچ ہزار فرشتے نشان دار گھوڑوں پر مدد کے لیے بھیجے گا)

اب آپ خود سوچئے کہ دشمن فوج کے لئے ہزاروں ملائکہ کی فوج بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔؟ جبکہ ملائکہ کی فوج کا ایک ملک (فرشتہ) ہی اتنی قوت رکھتا ہو کہ بغیر نظر آئے دشمن فوج کے سپاہیوں کے ہاتھ بھی کاٹ دے اور گردن بھی اڑا دے اور پوری فوج کو تہ تیغ کر دے۔
ہمارے مفسرین کی گپ میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جس جنگ کا ذکر ہو رہا ہے اس میں دشمن فوج کی تعداد صرف ایک ہزار تھی۔۔۔۔۔!
ذرا سوچئے انسانوں کی ایک ہزار فوج کے لئے نو(۹) ہزار فرشتوں پر مشتمل فوج۔۔۔۔۔!!!!!۔۔۔۔۔؟؟؟؟
یاد رکھئے۔۔۔۔۔،
۔۔ملائکہ کوئی غیر مرئی مخلوق نہیں ہے۔
۔۔یہ انسانوں میں سے ہی بااثر افراد ہوتے ہیں۔ خواہ طاقت کی وجہ سے یا علم کی وجہ سے یا کسی اور صلاحیت کی وجہ سے۔ یہ اپنی صلاحیت کا صحیح استعمال بھی کرتے ہیں اور اگر غلط استعمال کریں تو شیطان بن جاتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ
۔۔جہاں بھی ملائکہ یا جنات یا شیطان کی تخلیق کا ذکر قرآن میں آتا ہے وہ انکی جسمانی تخلیق نہیں ہے بلکہ ان کے کردار اور منصب کا ذکر ہوتا ہے۔
بنی آدم میں سے ہی انسان، ملائکہ، شیطان، جن اور ابلیس ہوتے ہیں۔
مزید تفصیل کے لئے "حقیقت ملائکہ" کا مطالعہ مفید ثابت ہوگا۔

12 قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۖ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ

فرمایا تجھے سرنگوں ہونے سے کس چیز نے روکا جب کہ میں نے تجھے حکم دیا۔۔۔۔۔۔۔کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے نَّارٍ (آگ) سے بنایا اور اسے طِينٍ (سرشت ضابطے، کردار) سے بنایا ہے

مباحث:۔

نار۔۔مادہ ن و ر ۔۔معنی۔۔روشنی، آگ۔،

طِينٍ۔۔مادہ ط ی ن ۔۔معنی۔۔سرشت، عادت۔، کردار، فطرت۔

سورۃ الصافات کی آیت نمبر ۱۱ میں ارشاد ہے۔۔،

فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَم مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ (پس ان سے پوچھیئے کیا ان کا بنانا زیادہ مشکل ہے یا ان کا جنھیں ہم نے پیدا کیا ہے بے شک ہم نے انہیں لیسدار مٹی سے پیدا کیا ہے)

غور کیجئے کہ کفار سے پوچھا جا رہا ہے کہ "کیا ان کا بنانا زیادہ مشکل ہے"۔۔۔۔۔۔۔اور پھر کہا گیا" یا ان کا جنھیں ہم نے پیدا کیا ہے"

سوال ہو گا کہ اگر اہل ایمان کو خدا نے پیدا کیا ہے تو کفار کو کیا کسی اور نے پیدا کیا ہے۔۔۔۔۔؟؟

جی ہاں یہ کردار و فطرت کی بات ہے۔وہ انسان جو احکامات الہیہ کی بنیاد پر انسان بنتا ہے اس کا کردار، اسکی فطرت اور اس کی سرشت کچھ اور ہی ہوتی ہے۔ایسے انسان کا بنانا بہت مشکل ہوتا ہے۔جبکہ ظالم، بد طینت انسان کسی کردار اور فطرت کے مالک نہیں ہوتے۔وہ گندی نالے کے کیڑوں کی طرح پلتے ہیں اور جنگلی جانوروں کی سرشت پر زندگی گزار دیتے ہیں۔

یہ فرق ہے ایک طین سے بنے انسان کا اس شیطان سے جو جنگلی جانور سے بد تر ہوتا ہے۔اگر مثال دیکھنی ہو تو اپنے ہی معاشرے کے وڈیروں۔، سرداروں۔، سرمایہ داروں اور مذہبی پیشواؤں کو دیکھ لیجئے۔آپ کی شیطان سے ملاقات ہو جائیگی۔

13	قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَن تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ	
	کہا تو اس منصب سے معزول ہوا ۔۔۔ تجھے یہ لائق نہیں کہ احکامات الہیہ کے معاملے میں تکبر کرے۔۔۔پس نکل جا بے شک تو بدکردار لوگوں میں سے ہے۔	
	مباحث:۔ شیطان کی ایک صفت بیان ہوگئی کہ وہ تکبر کرتا ہے۔۔۔۔۔۔اس لئے ہر متکبر کو دیکھنا چاہیئے کہ وہ اپنے اندر ایک شیطان رکھتا ہے۔	
14	قَالَ أَنظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ	
	اس نے کہا کہ مجھے اس دن تک غور کرنے کی مہلت دو جس دن لوگ جواب دہی کے لئے پکڑے جائیں گے۔	
	مباحث:۔ يُبْعَثُونَ۔۔مادہ م ب ع ث ۔۔ معنی اٹھانا، بھیجنا۔انبیاء اٹھائے جاتے ہیں یا بھیجے جاتے ہیں تاکہ قوم کو صحیح راستہ دکھائیں۔۔۔۔۔۔۔لیکن کفار یعنی معاشرے کے ظالم افراد مبعوث کئے جائینگے تاکہ ان سے ان کے جرائم کے متعلق پوچھ گچھ کی جائے اور ان کے خلاف تحقیق و تفتیش کے بعد ان کے جرائم کے مطابق ان کو سزا دی جائے۔ شیطان کی یہ دوسری سرشت کا بیان ہے کہ وہ اپنے کالے کرتوتوں کی سزا کی بھی پروہ نہیں کرتا۔وہ قانون کا سامنا کرنے کی بھی پروہ نہیں کرتا ہے۔	
15	قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنظَرِينَ	
	فرمایا یقیناً تو غور کرنے کے لئے مہلت دیئے گئے لوگوں میں سے ہے۔	

مباحث:۔
یہ قانون فطرت ہے کہ ظالم کو ہمیشہ مہلت ملتی ہے۔۔۔ لیکن وہ اس مہلت سے فائدہ اٹھا کر واپس اصلاح کی طرف لوٹ آنے کی بجائے اور ڈھیٹ ہو جاتا ہے۔

16 قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ

اس نے کہا کہ پس بسبب تو نے مجھے گمراہ قرار دیا ہے لازماً میں تیرے مستقیم راستے پر بیٹھوں گا۔

17 ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَائِلِهِمْ ۖ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ

اس کے بعد میں ان کی طاقت کے درمیان سے۔ان کے پیچھے چلنے والوں میں سے اور ان کے معاہدوں اور ان کے اونچے لوگوں کے درمیان سے آؤنگا اور تو انکی اکثریت کو شکر گزار نہ پائے گا۔

18 قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا ۖ لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ

فرمایا کہ اس سے نکل جا مذمت اور دھتکارا ہوا۔۔۔۔۔ البتہ جو بھی تیرا اتباع کرے گا میں تم سب سے جہنّم کو بھر دوں گا۔

19 وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ

اور اے آدم تم اور تمہاری جماعت دونوں جنّت میں سکونت اختیار کرو اور جس حیثیت میں تمہاری قانون مشیت ہو حاصل کرو۔ لیکن تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جانا کہ تم دونوں ظلم کرنے والوں میں ہو جاؤ گے۔

مباحث:۔

یہ بات ذہن میں رکھیے کہ یہاں کوئی دیومالائی داستان نہیں بلکہ ایک استحصالی معاشرے کی ایک فلاحی معاشرے میں تبدیلی کی داستان ہے اور جہاں جہاں رب سے مکالمہ بیان کیا گیا ہے، اصلاً وہ نظام ربوبیت کے بارے میں انسان کی سوچ اور اس سوچ کے نتیجے میں اٹھنے والے سوالات کا بیان ہے۔ یہ وہ سوالات ہیں جو ہر انسان کسی عمل سے پہلے خود اپنے آپ سے کرتا ہے۔

لفظ ملک کا مادہ م ل ک ہے جس کے معنی میں قوت وطاقت کا ہونا پایا جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ یہ ایک عجوبہ یا دیومالائی مخلوق ہے جس کے بہت سارے پر ہوتے ہیں، جو اپنی خلقت بھی بدل سکتے ہیں، ایک ساعت میں اِدھر سے اُدھر ہزاروں میل کا سفر کر لیتے ہیں، جو نظر بھی نہیں آتے، دشمنوں کے سر قلم کر سکتے ہیں، ان کی انگلیوں کے پورے پورے کاٹ ڈالتے ہیں، لیکن عجیب بات ہے کہ پھر بھی جنگ کے دوران دشمن کے مقابلے کے لیے ایک نہیں ہزاروں کی تعداد میں بھیجے جاتے ہیں..!

درحقیقت قرآن اس قسم کی دیومالائی کہانیوں سے پاک ہے۔ سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۹ ملاحظہ فرمایئے جس میں ایک ہزار ملائکہ کے آنے کا ذکر ہے۔ سورۃ آل عمران کی آیت نمبر ۱۲۴ میں تین ہزار اور آیت نمبر ۱۲۵ میں مزید پانچ ہزار کی نوید ہے۔ کفار کی یہ کون سی فوج تھی جس کے لیے اتنے ملائکہ کی ضرورت پڑ گئی؟ دیکھا جائے تو جن صفات کو ملائکہ سے منسوب کیا جاتا ہے ان سے متصف تو صرف ایک ہی ملک ہزاروں انسانوں پر بھاری ہے، پھر ہزاروں کیوں؟۔ دراصل یہ کوئی دیومالائی مخلوق نہیں تھی، بلکہ یہ مملکت کی فوجی نفری تھی جس نے اس مملکت کا دفاع کیا۔ قرآن میں کسی جگہ بھی کسی دیومالائی مخلوق کا ذکر نہیں ہے۔

سورہ البقرۃ کی آیت نمبر ۳۱ میں آدم کو ضابطوں کی تعلیم کے بعد ملائکہ پر کس کو پیش کیا؟ مفسرین اور مترجمین نے عرضھم میں ھم کا مرجع الاسماء بتایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ آدم کو تعلیمات کے بعد ملائکہ کو حکم ہوا کہ ان اسماء کو بتاؤ۔ اسماء مونث ہے اس لیے اسماء کے لیے ھم کی ضمیر جو کہ مذکّر کی ضمیر ہے، نہیں آئے گی بلکہ ھنّ کی ضمیر آئیگی جو کہ مؤنث کی ضمیر ہے۔ کچھ لوگوں نے بلاجواز ملائکہ کو مرجع قرار دیا حالانکہ ملائکہ پر تو پیش کیا گیا تھا۔

لامحالہ ھم کا مرجع صرف اور صرف آدم ہی رہ جاتا ہے اور آدم کے لیے جمع کی ضمیر کا مطلب ہے کہ اس آیت میں جس آدم کا ذکر ہے وہ اکیلا نہیں تھا، بلکہ آدم بمع ذریت موجود تھا۔ ہمارے دیومالائیت کے شوقین مفسّرین نے یہ کہانی بھی دوسروں سے مستعار لی ہے۔ مزید آگے لفظ ھٰولاء تو قطعیت کے ساتھ بتا رہا ہے کہ یہ لوگ بہت تعداد میں تھے کیونکہ ھٰولاء بھی جمع کے لیے اسم اشارہ ہے۔

20	فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِن سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَن تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ	
	پھر شیطان نے ان دونوں میں وسوسہ پیدا کرایا تاکہ جن برائیوں کو ان سے دور کر دیا گیا تھا وہ نمایاں ہو جائیں اور کہنے لگا کہ تمہارے نظام ربوبیت نے تمہیں اس درخت سے صرف اس لئے روکا ہے کہ تم دونوں بااختیار نہ بن جاؤ یا تم ہمیشہ ایسی ہی کیفیت میں رہنے والے نہ بن جاؤ۔	
21	وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ	
	اور اس نے دونوں کو یقینی انداز سے باور کرایا کہ میں خیر خواہوں میں سے ہوں	
22	فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ ۖ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا عَن تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُل لَّكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِينٌ	
	پھر انہیں دھوکہ دے کر اس کے ذریعہ نافرمانی اور تکبر کی طرف ان کا جھکاؤ کر دیا۔۔۔ اور جیسے ہی ان دونوں نے نافرمانی اور تکبر کا مزا چکھا انکی برائیاں گل کھلانے لگیں اور انہوں نے جنتی معاشرہ بنانے کے اصولوں سے (وَرَقِ الْجَنَّةِ) اپنے اوپر لاگو کرنا شروع کیا تو نظام ربوبیت نے سوال کیا "کیا ہم نے تمہیں قوانین قدرت کی نافرمانی اور تکبر سے نہیں روکا تھا اور کیا تمہیں آگاہ نہیں کیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے	

مباحث:۔
شیطان جیسے کہ پہلے بھی عرض کیا کہ یہ ہمارے معاشرے کے وہ افراد ہیں جو عوام کا استحصال کرتے ہیں۔ اگر ان سے ملاقات کرنی ہو تو معاشرے کے وڈیروں۔ سرمایہ داروں اور مذہبی پیشواؤں سے ملاقات کر لیجئے۔

23 قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ

ان دونوں نے کہا اے ہمارے نظام ربوبیت ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں حفاظت فراہم نہیں کریگا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے

24 قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ

فرمایا تم پستی اور ذلت میں اترو ایک دوسرے کے دشمن رہتے ہوئے۔ اور تمہارے لیے مملکت میں ٹھکانا بھی ہے اور ایک وقت تک فائدہ بھی۔

25 قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ

فرمایا تم اسی میں حیات آفرینی بھی پاؤ گے اور ناکامی بھی۔۔۔۔ اور اس پستی و ذلت کی حیثیت سے نکالے بھی جاؤ گے۔

26 يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ

اے آدم کی اولاد ہم نے تم پر پوشاک اتاری جو تمہاری برائیوں کو ڈھانپ دیتی ہے،۔ اور آرائش بھی۔ یعنی یہ تقوی کا لباس ہے۔ وہ سب سے بہتر ہے۔۔۔ یہ قوانین قدرت ہیں تاکہ وہ یاد رکھ کر عمل پیرا ہوں۔

مباحث:۔

خوب غور سے دیکھئے اور جان لیجئے کہ احکامات الہی کو وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ کہا گیا ہے جن کے لئے کہا گیا کہ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ (۔۔۔ یہ قوانین قدرت ہیں تاکہ وہ یاد رکھ کر عمل پیرا ہوں۔)

27	يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا ۗ إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۗ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ
	اے آدم کی اولاد تمہیں شیطان آزمائش میں مبتلا نہ کردے جیسا کہ اس نے تمہارے آباء واجداد کو خوشحال ریاست سے نکال کر کیا اور ان پر سے انکا وہ تقوی کا لباس کھینچ اتارتا ہے جو ان کی برائیوں کو ڈھانپتا ہے۔ شیطان اور اس کی قوم تم کو اس انداز سے دیکھتی ہے جس انداز سے تم انہیں نہیں دیکھتے ہم نے شیطانوں کو ان لوگوں کا سرپرست بنادیا ہے جو امن قائم نہیں کرتے۔
28	وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۖ أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ
	اور جب کوئی قوانین قدرت کے برعکس کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اسی طرح اپنے آباء واجداد کو کرتے دیکھا ہے اور احکامات الہیہ نے بھی اسی کا حکم دیا ہے۔ کہہ دو بے شک قونین قدرت اپنے احکامات کے برعکس حکم نہیں دیا کرتے۔ کیا تم قدرت پر وہ باتیں تھوپتے ہو جن کا خود تمہیں علم نہیں۔
29	قُلْ أَمَرَ رَبِّي بِالْقِسْطِ ۖ وَأَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ

	کہہ دو میرے نظام ربوبیت نے توانصاف کا حکم دیا ہے اور ہر ہر سرنگونی کے وقت اپنے توجہات کو قائم رکھو۔ اور اس کے خالص فرمانبردار ہو کر اس کی دعوت دو۔ جس طرح تمہاری ابتدا کی تھی اسی طرح تمہارا اعادہ کیا جائیگا۔	
30	فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ۗ إِنَّهُمُ اتَّخَذُوا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ	
	ایک جماعت ہدایت یافتہ ہوئی۔،اور ایک جماعت پر گمراہی ثابت ہوئی۔ انہوں نے قوانین قدرت کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا سرپرست بنایا۔اور خیال کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔	
31	يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ	
	اے آدم کی اولاد تم ہر سرنگونی کی حالت میں اپنا لباس (قوانین قدرت) کو ساتھ لو۔اور قوانین الهیہ کے ذریعے حاصل کرو اور عمل میں لاؤ لیکن حد سے نہ گزرو۔،بے شک وہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔	
32	قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ۚ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ	
	کہہ دو اللہ کی زینت (احکامات الهیہ) پر کس نے پابندی لگائی ہے جو اس نے اپنے بندوں کے واسطے نکالے ہیں یعنی کس نے موزوں تعلیمات الهیہ پر پابندی لگائی ہے۔۔ کا علان کرو کہ ادنیٰ زندگی میں یہ نعمتیں امن قائم کرنے والوں کے لئے ہیں۔اور امن کے دور میں تو خاص طور پر۔اسی وجہ سے ہم علم والون کے لئے احکامات فیصلہ کن بیان کرتے ہیں۔	

33	قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَن تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَن تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ	
	کہہ دو میرے نظام ربوبیت نے صرف غیر الٰہی باتوں کو حرام کیا ہے خواہ وہ اس کے ظواہر میں ہو یا پوشیدہ اور ہر بے اعتدالی کو اور ناحق بغاوت کو۔ اور یہ کہ قوانین قدرت کے ساتھ اپنے احکامات کا اشتراک کرو جس کی کوئی دلیل نہیں دی گئی۔ اور مملکت الٰہیہ پر وہ باتیں کہو جو تم نہیں جانتے۔	
34	وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ ۖ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ	
	اور ہر امت کے لیے ایک انجام کا قانون ہے۔ پھر جب انکا انجام آموجود ہوتا ہے تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں گے اور نہ آگے بڑھیں گے۔	
35	يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ	
	اے ادم کی اولاد اگر تم ہی میں سے تمہارے پاس پیام بر آئیں جو تمہیں میری آیتیں سنائیں پھر جو شخص قوانین قدرت کے ساتھ ہم آہنگ ہو اور اصلاح کرے، تو ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ غمگین ہونگے۔	
36	وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ	
	اور جنہوں نے ہمارے احکامات کو جھٹلایا اور ان سے تکبر کیا وہی اصحاب نار ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔	

37	فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ ۚ أُولَٰئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيبُهُم مِّنَ الْكِتَابِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوا أَيْنَ مَا كُنتُمْ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا وَشَهِدُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَنَّهُمْ كَانُوا كَافِرِينَ	
	پھر اس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جو مملکت الہیہ پر بہتان ترازی کرے یا اس کے احکامات کو جھٹلائے۔۔ان لوگوں کا جو کچھ قانون سے حصہ ہے وہ ان تک پہنچ جاتا ہے یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے ہوئے پیامبر انکو بھرپور بدلہ دیتے ہوئے کہیں گے۔ کہ وہ کہاں گئے جن کی تم مملکت الہیہ کو چھوڑ کر دعوت دیتے تھے۔۔۔وہ کہیں گے ہم سے سب غائب ہوگئے اور اپنے لوگوں پر گواہی دینگے کہ وہ انکاری تھے۔	
38	قَالَ ادْخُلُوا فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ فِي النَّارِ ۖ كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا ۖ حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۖ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ	
	کہا کہ تم بھی آپس کی دشمنی میں جن و انس کی ان جماعتوں میں داخل ہو جاؤ جو تم سے پہلے گزر گئیں۔۔ جب کبھی کوئی ایک امت داخل ہوتی ہے تو اپنی ساتھی جماعت کو مملکت کی مراعات سے محروم کرتی ہے یہاں تک کہ جب اس میں سب جمع ہو جاتے ہیں تو ان کے پچھلے پہلوں کے لئے کہتے ہیں اے ہمارے نظام ربوبیت یہی تو ہیں جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا سو تو انہیں دشمنی کی آگ کی دگنی سزا دے۔۔ تو وہ فرماتا ہے کہ ہر ایک کے لئے دگنی سزا ہے لیکن تم نہیں جانتے۔	
39	وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ	

	اور پہلے والے پچھلے والوں سے کہیں گے۔ سو تمھیں ہم پر کوئی فضیلت نہیں۔۔۔۔ پس بسب اپنی کمائی کے سزا کو چکھو۔	
40	إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِينَ	
	۔بے شک جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان کے مقابلہ میں تکبر کیا ان کے لیے بلند مراتب کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ فلاحی ریاست میں داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گزر جائے اور ہم مجرموں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔	
41	لَهُم مِّن جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِن فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ	
	ان کے لیے اوڑھنا اور بچھونا قید خانہ ہے اور ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔	
42	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ	
	اور جو امن کو قائم کرنے والے ہیں اور اصلاحی عمل کرتے ہیں۔۔ ہم کسی کو مکلف نہیں ٹھیراتے مگر اس کی وسعت کے مطابق وہی لوگ فلاحی ریاست کے رہنے والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔	

43	وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ تَجْرِي مِن تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۖ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۖ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۖ وَنُودُوا أَن تِلْكُمُ الْجَنَّةُ أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ	
	اور جو کچھ ان کے دلوں کے بارے میں کینہ تھا تو ہم نے اسے ضابطے سے نکال دیا۔ان کی ماتحتی میں خوشحالیاں رواں دواں ہوتی ہیں۔ اور انہوں نے کہا قوانین قدرت ہی (بربنائے حاکمیت) تعریف کے لائق ہے۔ جس نے ہمیں یہاں تک پہنچایا اور ہم راہ نہ پاتے اگر قوانین قدرت ہماری رہنمائی نہ کرتی۔ بے شک ہمارے نظام ربوبیت کے پیامبر انسانی حقوق کا پیغام لے کر آچکے۔اور بلائے گئے کہ یہ وہ جنت ہے جس کے تم بسبب اپنے اعمال کے وارث بنائے گئے ہو۔	
44	وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوا نَعَمْ ۚ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَن لَّعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ	
	اور خوشحال ریاست کے لوگ قید خانے کے لوگوں سے پوچھیں گے کہ ہم نے تو اپنے رب کا وعدہ جو اس نے ہم سے کیا تھا برحق پایا۔۔۔۔۔۔ تو کیا تم نے بھی اپنے رب کے وعدے کو برحق پایا۔۔۔۔وہ کہیں گے "ہاں" پھر ایک پکارنے والاان کے درمیان پکارے گا کہ ان ظالموں سے مملکت الہیہ کی نعمتوں سے محرومی ہے	
45	الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُم بِالْآخِرَةِ كَافِرُونَ	
	یہی وہ لوگ ہیں جو قوانین قدرت کی راہ سے روکتے تھے اور اس میں ٹیڑھ تلاش کرتے تھے اور وہ انجام کار کے منکر تھے	

46	وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ ۚ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَن سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۚ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ	
	اور ان دونوں کے درمیان ایک رکاوٹ ہے۔۔۔۔۔ اور مرد میداں ہر ایک جانے پہچانے شخص کو ان کے کردار و صفات سے جانتے ہونگے۔۔۔ مرد میداں اہل ریاست کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو۔۔۔۔۔ ۔۔ جانے پہچانے لوگ ابھی جنت میں داخل نہیں ہوئے اور امیدوار ہیں	
47	وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ	
	اور جب ان جانے پہچانے لوگوں کی نگاہ بصیرت دشمنی کی آگ والوں کی طرف پھرے گی تو کہیں گے اے رب ہمارے ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ ملا	
48	وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَعْرِفُونَهُم بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ	
	اور جانے پہچانے مرد میداں لوگ ان لوگوں سے جنہیں وہ ان کی صفات سے پہچانتے ہوں گے کہیں گے تمہارا جتھا تمہارے کسی کام نہ آیا اور نہ وہ لوگ کام آئے جن کو تم بہت بڑا سمجھتے تھے۔	
49	أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ۚ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ	
	کیا یہ ہیں وہ لوگ جن پر تم یقینی انداز میں کہتے تھے کہ قوانین قدرت ان پر اپنی رحمت نچھاور نہیں کریگی۔۔۔ان سے تو کہا گیا کہ خوشحال ریاست میں داخل ہو جاؤ۔۔۔ کہ نہ تم کو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی تم کو ملال ہوگا۔	

50	وَنَادَىٰ أَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ ۚ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِينَ	
	اور اصحاب نار اہل ریاست کو پکاریں گے کہ ہمیں وحی الہی سے فیض یاب کرو یا ضروریات زندگی سے فیضیاب کرو جو مملکت نے تمہیں دیا ہے۔ کہیں گے بیشک مملکت نے ان دونوں سے انکار کرنے والوں کو محروم کیا ہے۔	
51	الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَهُمْ لَهْوًا وَلَعِبًا وَغَرَّتْهُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنسَاهُمْ كَمَا نَسُوا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هَٰذَا وَمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ	
	جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنایا اور دنیاوی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈالے رکھا۔۔۔ تو آج ہم نے بھی انہیں نظر انداز کر دیا جیسا انہوں نے اس دور کا سامنا کرنے کو نظر انداز کیا تھا اور ان کو بھی ہم نے نظر انداز کر دیا جو ہمارے احکامات سے کٹ حجتی کرتے تھے۔	
52	وَلَقَدْ جِئْنَاهُم بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ	
	اور ہم ان کے پاس ایک ایسی کتاب لائے ہیں جسے ہم نے علم کی بنیاد پر فیصلہ کن بیان کیا ہے امن قائم کرنے والوں کے لئے بطور ہدایت اور رحمت۔	
53	هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ ۚ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِن قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَل لَّنَا مِن شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ	

	وہ لوگ اور کسی بات کا انتظار نہیں کر رہے بجز اس کے نتائج کا۔۔ جس دن اس کا نتیجہ سامنے آئے گا اس دن جو اسے پہلے نظر انداز کئے ہوئے تھے کہیں گے۔۔۔۔۔۔ کہ یقیناً ہمارے نظام ربوبیت کے پیامبر حقوق کے احکامات کو لیکر آئے تھے۔۔ سو اب کیا کوئی ہمارا سفارشی ہے جو ہماری سفارش کرے یا کیا ہم پھر واپس بھیجے جا سکتے ہیں تاکہ ہم ان اعمال کے برخلاف جنہیں کیا کرتے تھے دوسرے اعمال کریں۔ بے شک انہوں نے اپنے لوگوں کو خسارے میں ڈال دیا اور جو باتیں بناتے تھے وہ سب گم ہو گئیں	
54	إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ	
	بے شک تمہارا حاکم وہ نظام ربوبیت ہے جس نے بلند و زیریں کے پیمانے بڑے دور کے معاملے میں تخلیق کئے پھر اقتدار پر متمکن ہو کر اچھائی و برائی پر محیط ہوا۔۔ وہ حاکم اس نظام ربوبیت کو جلد طلب کرتا ہے۔ نظام ربوبیت کے احکامات کے ذریعے حاکم وقت، قوم اور حکومت کے مقرر کردہ افراد طابع رہتے ہیں آگاہ ہو جاؤ کہ احکامات کا تخلیق کرنا اور جاری کرنا اسی کے لئے ہے۔ قدرت کا نظام ربوبیت جہان والوں کے لئے کشائش والا ہے۔	
55	ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ	
	اپنے نظام ربوبیت کی دعوت عاجزی اور رازدارانہ انداز سے دو۔۔ یقیناً وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں۔	
56	وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ۚ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ	

	اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فسادمت کرو اور اس کی دعوت خاموشی اور خواہش کرتے ہوئے دو بے شک مملکت الہیہ کی رحمت احسان کی روش رکھنے والوں کے قریب ہے۔	
57	وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَنزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِن كُلِّ الثَّمَرَاتِ ۚ كَذَٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ	
	اور وہی ہے جو حاکمیت کو اپنی رحمت کے آگے بطور خوشخبری بھیجتا ہے۔یہاں تک کہ بڑی بڑی برائیوں سے پاک کرتا ہے۔۔۔پس ہم نے ایک پیاسی سرزمین کی پیاس بجھائی۔۔۔اور ہم اس مملکت کے ذریعے احکامات دیتے ہیں۔۔۔،اور نتیجتاً اس سے سب طرح کے فائدے حاصل کرے ہیں۔۔اس طرح ہم مردہ ضمیر افراد کو پستی سے نکالتے ہیں تاکہ تم یادرکھو اور عمل کرو۔	
58	وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَالَّذِي خَبُثَ لَا يَخْرُجُ إِلَّا نَكِدًا ۚ كَذَٰلِكَ نُصَرِّفُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَشْكُرُونَ	
	اور شاداب آبادی اپنے نظام ربوبیت کے ذریعے اپنے نوجوان پیدا کرتی ہے۔اور ناکارہ آبادی ہے سوائے ناکارہ کے اور کچھ نہیں پیدا کرتی ہے۔۔اسی طرح ہم شکر گزاروں کے لیے مختلف طریقوں سے دلائل بیان کرتے ہیں۔	

مندرجہ بالا آیات میں جو دلائل و واقعات بیان ہوئے ہیں ان کو معروف تاریخ کی روشنی میں ثابت کیا گیا ہے۔۔ جس کے لئے۔۔۔۔۔،

سیدنا نوح کا واقعہ آیت ۵۹تا۶۴ بیان کیا گیا ہے۔۔،

سیدنا ھود کا واقعہ آیت ۶۵تا۷۲ بیان کیا گیا ہے۔۔،

سیدنا صالح کا واقعہ آیت ۷۳تا۷۹ بیان کیا گیا ہے۔۔،

سیدنا لوط کا واقعہ آیت ۸۰تا۸۴ بیان کیا گیا ہے۔۔،

سیدنا شعیب کا واقعہ ۸۵تا۹۳ بیان کیا گیا ہے۔۔،

سیدنا موسیٰ کا واقعہ آیت ۱۰۳تا۱۶۳ بیان کیا گیا ہے

سورہ الاعراف کی تعلیم وحی الہی کے احکامات پر مبنی ایک اصلاحی فلاحی مثالی معاشرے کا قیام ہے۔ جس کے لئے انسان کے ذہن کی کشمکش کو بیان کیا گیا ہے۔ایک طرف ربوبیت عالمینی کا تصور ہے تو اس کے مقابلے پر شیطانی تعلیمات کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔

قرآن نے تین استحصالی طبقات کا ذکر کیا ہے۔۔۱۔فرعون۔۔۲۔، قارون۔۔۳۔ھامان۔

ایک طرف فرعون طاقت کے ذریعے انسانیت کا استحصال کرتا ہے تو دوسری طرف قارون دولت کے ذریعے انسانوں کو اپنے قابو میں رکھتا ہے۔۔

اور ھامان جو مذہبی پیشوائیت کا نمونہ ہے ان دونوں کے کرتوتوں کے لئے فتووں کے ذریعے جواز پیدا کرتا ہے۔

آیئے مطالع کرتے ہیں۔

59	لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ
	بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا پس اس نے کہا اے میری قوم قوانین قدرت کی پیروی کرو اس کے سوا تمہارا کوئی لائق حاکمیت نہیں میں تم پر ایک عظیم دن کے (لمبے عرصے تک رہنے والے) عذاب سے ڈرتا ہوں۔
60	قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

	کہا اس کی قوم کے سرداروں نے کہ ہم تم کو کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں۔	
61	قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ	
	کہا اے میری قوم میں ہرگز گمراہی میں نہیں ہوں بلکہ میں ربوبیت عالمینی کی طرف سے ایک پیامبر ہوں۔	
62	أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ	
	میں تو نظام ربوبیت کا پیام پہنچاتا ہون اور تم کو نصیحت کرتا ہوں اور میں قوانین قدرت کا خوب علم رکھتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔	
63	أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ	
	یا تم کو یہ بات عجیب لگی ہے کہ تمہارے نظام ربوبیت کی طرف سے تمہیں میں سے ایک مرد میداں کی طرف ایک یاد دہانی آئی ہے تاکہ تم لوگوں کو پیش آگاہ کیا جائے اور تاکہ تم احکامات کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاؤ اور تم پر رحمتیں نازل کی جائیں۔	
64	فَكَذَّبُوهُ فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ	
	ان لوگوں نے اسے اور اسکے ہمسفر ساتھیوں کو جھٹلایا۔اور ہم نے ان لوگوں کا بیڑا غرق کیا جنھوں نے ہمارے احکامات کو جھٹلایا۔۔یقیناًوہ ایک اندھی قوم تھی۔	

مباحث:۔

کشتیٔ نوح بہت مشہور ہے۔کچھ لوگوں نے اسے جودی پہاڑ پر بھی ڈھونڈ نکالا ہے۔اور ہمیں بے وقوف بنانے کے لئے یہ باور کرایا گیا ہے کہ ایک سیلاب کا ذکر تمام مذاہب کے نوشتوں میں موجود ہے،جو سیلاب نوح ہی ہے۔اس کشتی میں تمام جانوروں کی جوڑی بھی سوار تھی۔۔۔لیکن۔۔!!۔۔کسی کو خیال نہیں آیا کہ

دنیا میں کھربا کھرب اقسام کے حشرات الارض آج دریافت ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔سوال ہوگا کہ

یہ حشرات الارض نوح کی کشتی میں کیسے سوار تھے۔چلئے مان بھی لیا کہ سوار تھے تو پھر آج کیونکر دریافت ہوئے۔۔؟اور سیدنا نوح نے کہاں کہاں سے ان کو نکالا۔۔۔۔۔؟

اور اگر سوار نہیں تھے تو قرآن کا یہ کہنا کہ قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِن كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ (ہم نے نوح سے کہا کہ ہر قسم کے جوڑوں میں سے دو دو نر و مادہ کو اس کشتی میں سوار کرلو)۔(عمومی ترجمہ)کا کیا معنی اور مفہوم لیا جائے گا۔۔۔؟

دنیا کے کھربا کھرب کی انواع واقسام کی مخلوقات کو سوار کرانے کے لئے کتنی بڑی کشتی کی ضرورت ہوئی ہوگی۔۔۔؟!

اتنی بڑی کشتی بنانے کے لئے آج کی دنیا کے سب سے بڑے بحری بیڑے سے بھی بڑے بیڑے بنانے کے لئے کتنے وسائل اور ماہرین کی ضرورت ہوئی ہوگی۔۔۔؟!

ایک گوشت خور جانور کو کس طرح روزانہ کے حساب سے جو گوشت دیا گیا ہوگا وہ کس جانور کا ہوگا۔۔۔۔؟!

ایک گوشت خور جانور سے دوسرے جانور کو بچانے کے لئے کیا کیا انتظامات کئے گئے ہونگے۔۔۔؟کیا ایسے انتظامات کرنے کے مادی اور انسانی وسائل موجود تھے۔۔۔؟جب کہ مومنین کی تعداد چند افراد پر ہی مشتمل تھی۔۔۔۔۔۔!

جانوروں کی غلاظت کو صاف کرنے کے لئے کون لوگ لائے گئے ہونگے۔۔۔؟۔۔اور اتنے درندہ اور وحشی جانوروں کو کس طرح درندگی سے روکا گیا ہوگا۔۔۔۔؟۔۔کیا مومنین کو پہلے جانوروں کو سدھانے کی تربیت بھی دی گئی تھی۔۔۔؟

		سیدنا نوح کے قصے میں ان کی قوم نے نظام ربوبیت کا انکار کیا ہے۔ سیدنا نوح کے قصے میں جس کشتی کا ذکر ملتا ہے۔اس کشتی کے متعلق اتنا جان لیجئے کہ اس کشتی سے وہ معاشرہ مراد ہے جہاں ہم نظریاتی افراد سوار ہوتے ہیں۔اور جہاں جہاں غرق ہونے کی بات آئی ہے وہاں انسانوں کی تباہی اور بربادی کی بات کی گئی ہے۔ اور سیدنا نوح کے بعد سیدنا ھود کا ذکر آتا ہے۔۔۔۔آپ دیکھیں گے کہ سیدنا ھود کی قوم کو بھی وہی پیش آگاہی کی بات کی گئی اور ان کی قوم پر بھی ایک عذاب آنے کا ذکر ہے۔
	65	وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ
		اور قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔۔اس نے اعلان کیا کہا اے میری قوم قوانین قدرت کی فرمانبرداری کروا اس کے سوا تمہارا کوئی حاکم نہیں سو تم قوانین قدرت کے ساتھ ہم آہنگ کیوں نہیں ہوتے۔
	66	قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ
		اس کی قوم کے کافر سردار بولے ہم تو تمہیں بے عقلی میں دیکھتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ہم تم کو جھوٹا گمان کرتے ہیں۔
	67	قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ
		ھود نے کہا "اے میری قوم میں بے وقوف نہیں ہوں لیکن میں نظام ربوبیت عالمینی کی طرف سے بھیجا ہوا پیامبر ہوں۔
	68	أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ

میں تو تمہیں اپنے نظام ربوبیت کا پیغام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لئے ایک امن چاہنے والا خیر خواہ ہوں۔

نَاصِحٌ أَمِينٌ۔ اس کا ترجمہ "ایک امن چاہنے والا خیر خواہ ہوں۔" کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نَاصِحٌ أَمِينٌ مرکب توصیفی ہے جس میں نَاصِحٌ موصوف ہے اور معنی کے لحاظ سے نصیحت کرنے والا (خیر خواہ) اور أَمِينٌ ناصح کی صفت ہے اور فعیل کے وزن پر امن کے مادہ سے ہے۔ یعنی پورے مرکب کے معنی ہوئے "ایک امن والا خیر خواہ"

69 أَوَعَجِبْتُمْ أَن جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً ۖ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

یا تم کو یہ بات عجیب لگی ہے کہ تمہارے نظام ربوبیت کی طرف سے تمہارے ہی ایک مرد میداں کی طرف ایک یاددہانی آئی ہے تاکہ تم لوگوں کو پیش آگاہ کیا جائے۔ اور یاد کرو جب قوم نوح کے بعد تم کو استخلاف عطا کیا تھا اور تم کو اقوام میں ایک مقام بلند عطا کیا۔ اس لئے یاد کرو ان ایام کو جب قوانین قدرت نے اپنی رحمتیں عطا کی تھیں۔ تاکہ تم کامیاب ہو۔

70 قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا ۖ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ

کہا۔ کیا تم اس لئے آئے ہو کہ ہم صرف قوانین قدرت کی فرمانبرداری کریں اور ان کو چھوڑ دیں جن کی فرمانبرداری ہمارے آباء و اجداد اور پیشواء کرتے رہے ہیں۔ تو پھر لے آؤ وہ کہ جس سے تم ڈراتے ہو اگر کہ تم سچے ہو۔

71 قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ ۖ أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ

	کہا۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارے اوپر نظام ربوبیت کی پکڑ اور اسکا غضب واقع ہو چکا ہے۔ تو کیا تم ان ناموں کے معاملے میں جھگڑا کرتے ہو جنکو تم یا تمہارے آباءواجداد پیشواؤں نے نامزد کیا ہوا ہے۔ جس کی قوانین قدرت نے کوئی دلیل نہیں پیش کی۔ پس تم لوگ بھی انتظار کرو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنے والوں سے ہوں۔	
72	فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ	
	پس ہم نے اس کو (ھود کو) اور جو اس کے ساتھ تھے رحمت کے ساتھ نجات دی۔ اور ان لوگوں کی جنہوں نے ہمارے احکامات کو جھٹلایا تھا جڑ کاٹ دی۔۔ اور وہ امن قائم کرنے والے نہ تھے۔	
73	وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً ۖ فَذَرُوهَا تَأْكُلْ فِي أَرْضِ اللَّهِ ۖ وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ	
	اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا اس نے کہا اے میری قوم قوانین قدرت کی فرمان برداری کرو اس کے سوا تمہارا کوئی حاکم نہیں تمہیں تمہارے نظام ربوبیت کی طرف سے دلیل پہنچ چکی ہے یہ اللہ کے نفیس قوانین قدرت تمہارے لیے دلیل ہیں سوا سے پھیلاؤ کہ وہ قوانین قدرت پر عمل پیرا عوام کے معاملے میں قدرت کی نعمتیں حاصل کرے۔ اور اس کے ساتھ برائی سے نہ جڑنا کہ کہیں تم کو تکلیف دہ سزا نہ آ پکڑے۔	

الناقہ

الناقہ۔۔مادہ۔ن وق معنی۔۔نفاست۔، عمدہ۔،خوشگوار۔،پختگی۔، عمدگی۔،باریک بینی۔۔

اس آیت کے ترجمے میں ہم نے النَّاقَةِ کو احکامات الٰہی یعنی قوانین قدرت کہا ہے۔اس کی چند وجوہات ہیں۔

ا۔۔سورہ الاعراف کی اس آیت میں ارشاد ہے قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً (یقیناًتمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بینات آچکی ہیں۔یہ تمہارے لئے اللہ کی اونٹنی ایک آیت ہے)اس بات کی سب سے قوی دلیل ہے کہ النَّاقَةِ کوئی اونٹنی نہیں تھی بلکہ تشبیہاً احکامات الٰہی کو کہا گیا ہے۔کیونکہ اس آیت میں پہلے یہ بتا کر کہ تمہارے پاس اللہ کے احکامات آچکے ہیں پھر هذه کا اشارہ کرنا اور کہنا کہ یہ النَّاقَةِ تمہارے لئے آیت ہے۔۔۔۔۔۔کیا معنی رکھتی ہے۔۔؟؟۔۔۔ هذه ۔کا اشارہ کس طرف ہے۔؟؟۔۔۔یقیناًهذه کا اشارہ احکامات الٰہی کی طرف ہے۔۔۔۔۔۔!!!

قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ هَٰذِهِ نَاقَةُ اللَّهِ لَكُمْ آيَةً یقیناًتمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے بینات آچکی ہیں۔یہ تمہارے لئے اللہ کی اونٹنی ایک آیت ہے"۔۔اللہ نے اپنی طرف سے بینات واضح احکامات بطور آیت بھیج کر کہا یہ اللہ کی اونٹنی ہے۔۔۔۔۔۔!!!کیا اب بھی کوئی شک ہے کہ اللہ کی اونٹنی کا مطلب احکامات الٰہی کے علاوہ کچھ اور ہو سکتا ہے۔

۲۔۔آیئے بنی ارائیل آیت نمبر ۵۹ کا بھی مطالعہ بھی کر لیتے ہیں

وَآتَيْنَا ثَمُودَ النَّاقَةَ مُبْصِرَةً ۔۔(اور ہم نے ثمود کو النَّاقَةَ (انتہائی نفیس قوانین قدرت)دئے۔جو بابصیرت اور دوسروں کو بصیرت عطا کرنے والے تھے۔)

غور کیجئے النَّاقَةَ کی صفت مُبْصِرَةً بیان ہوئی ہے۔مُبْصِرَةً ان تعلیمات کو کہتے ہیں جن کے ذریعے انسان بابصیرت بنتا ہے۔۔۔۔۔۔سوچئے کیا ایک اونٹنی مُبْصِرَةً بابصیرت ہوسکتی ہے ایک اونٹنی کسی انسان کو کس طرح عقل دے سکتی ہے۔

۲۔۔۔مافوق الفطرت واقعات وحادثات کی قرآن میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

۳۔۔۔بے مقصد لایانی قصے کہانیاں قرآن کی عظمت کو برباد کرنے کے مترادف ہے اور ایک شعبدہ بازی کی کتاب کے مقام پر لے آنا ہے۔

74	وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن بَعْدِ عَادٍ وَبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُونَ مِن سُهُولِهَا قُصُورًا وَتَنْحِتُونَ الْجِبَالَ بُيُوتًا ۖ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ
	اور یاد کرو۔جب تم کو عاد کے بعد استخلاف عطا کیا۔۔اور تم کو عوام میں ایک مقام عطا کیا کہ اور تم قوم عاد کی سہولتوں سے شان و شوکت حاصل کرتے ہو اور بااثر افراد کو ادارے کی شکل دیتے ہو اس لئے قدرت کی نعمتوں کو یاد کرو اور عوام کے معاملے میں فادمت پھیلاؤ۔

مباحث:۔

قُصُورًا ۔۔مادہ ق ص ر ۔۔معنی۔۔کم کرنا۔ارزاں ہونا۔دیواروں سے محفوظ کرنا۔محدود کرنا۔منحصر کرنا۔

75	قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ آمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صَالِحًا مُّرْسَلٌ مِّن رَّبِّهِ ۚ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ
	اُس کی قوم کے سرداروں نے جو بڑے بنے ہوئے تھے، کمزور طبقے کے اُن لوگوں میں سے جنہوں نے امن قائم کیا تھا کہا "کیا تم واقعی یہ سمجھتے ہو کہ صالح اپنے نظام ربوبیت کا بھیجا ہوا ہے۔" انہوں نے جواب دیا "بے شک جس پیغام کے ساتھ وہ بھیجا گیا ہے اُسے ہم مانتے ہیں"

مباحث:۔

یہاں ایک بات بہت غور سے سمجھ لیجئے کہ قرآن کسی شخصیت کی طرف نہیں بلاتا ہے اور نہ ہی شخص پرستی کو پروان چڑھاتا ہے۔اس مقام پر صالح کی قوم کا جواب بہت واضح طور پر سیدنا صالح کی بطور شخصیت نفی کر رہی ہے۔ان سے جب سیدنا صالح کے متعلق پوچھا گیا تو وہ سیدنا صالح کی شخصیت کو زیر بحث نہیں لائے۔۔بلکہ انہوں نے جواب دیا کہ جس پیغام کے ساتھ وہ بھیجے گئے تھے وہ ان کے لئے اہم تھا۔

76	قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا بِالَّذِي آمَنتُم بِهِ كَافِرُونَ
	کہا مغرور لوگوں نے کہ جس پیغام کے ساتھ تم امن قائم کرتے ہو یقیناً ہم اس کے انکاری ہیں۔

مباحث:۔
اصل جھگڑا تو اس پیغام کا ہوتا ہے جو پیغمبر لے کر آتا ہے۔پیامبر کی شخصیت پر جھگڑا نہیں ہوتا۔اس کو تو ایک نام دے کر پوجا کے لئے مورتی بنا دیا جاتا ہے۔اصل جھگڑا تو وہ پیغام ہوتا ہے جس پر جو بھی عمل کرے سرخرو ہو جاتا ہے۔
اپنی حالت پر بھی غور کر لیجئے کہ رسالتمآب کی شخصیت کو تو اتنا بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں کہ خدا کے مقابل کھڑا کر دیتے ہیں۔لیکن جو پیغام وہ دے کر گئے تھے اس کو پس پشت ڈال کر ہر طرح کی جھوٹی سچی کہانیاں کو رسالتمآب سے منصوب کر کے اسلام کا نام دے دیا گیا ہے۔

77	فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوا يَا صَالِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ
	پس انہوں نے ان قوانین قدرت کو بے نتیجہ جانا اور اپنے نظام ربوبیت کے حکم سے سرکشی کی اور بولے اے صالح! ہم پر لے آؤ جس کا تم ہمیں ڈراوا دیتے ہو۔۔۔اگر تم پیامبروں میں سے ہو۔
78	فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ
	تو ان کو ایک حملہ آور جماعت نے پکڑا۔ تو وہ اپنے دائرہ کار میں الٹے پڑے رہ گئے (ناکام ہو گئے)،

مباحث:۔
الرَّجْفَةُ کے لئے اسی سورہ کی آیت نمبر ۷۳ ملاحظہ فرمائے۔

79	فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُحِبُّونَ النَّاصِحِينَ

	توصالح نے ان سے منہ پھیرا اور کہا اے میری قوم! بیشک میں نے تمہیں اپنے نظام ربوبیت کا پیغام پہنچا دیا اور تمہارا بھلا چاہا مگر تم خیر خواہوں کو پسند کرنے والے ہی نہیں،	
80	وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُم بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِّنَ الْعَالَمِينَ	
	اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم کو کہا کیا تم قوانین قدرت کے برخلاف احکامات لاتے ہو کہ تم سے پہلے اسے بستیوں میں سے کسی نے اس کے ساتھ اس طرح سبقت نہیں کی	
مباحث:۔ فحش کیا ہے۔۔؟ اسی سورہ کہ آیات ۲۷ سے ۳۰ تک کا مطالع کر لیجئے۔۔۔آپ خود جان لینگے کہ فحش کیا ہے۔۔۔یاد دہانی کے لئے عرض ہے کہ احکامات الٰہی کے برخلاف انسان کے خود ساختہ احکامات الْفَحِشَ ہیں۔		
81	إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّن دُونِ النِّسَاءِ ۚ بَلْ أَنتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ	
	بے شک تم کمزور افراد کو بے حیثیت بناتے ہوئے خواہش کے مارے ہوئے بڑے بڑے عہدیداروں کو لاتے ہو، بلکہ تم ہو ہی حدود شکن قوم۔	

مباحث:۔

آپ کو یقیناً تعجب ہو گا کہ جس فعل کے متعلق ہم بچپن سے ایک اور نقطہ نگاہ سے بتایا جاتا رہا ہے وہ آج کیونکر بدل گیا۔۔۔۔اس کی چند وجوحات ہیں۔

ا۔۔وہ فعل جس کو قوم لوط سے منسوب کیا جاتا ہے وہ ہر قوم میں رائج رہا ہے۔ لیکن قوم لوط کو ہی کیوں سزا ملی۔۔؟

۲۔۔وہی فعل آج بھی ہو رہا ہے لیکن ان اقوام کو سزا کیوں نہیں مل رہی۔۔؟

۳۔۔قرآن اگر ایک ان اصولوں کی کتاب ہے جو معاشرے سے اونچ پنچ ختم کرنے آئی ہے تو اس بد فعلی سے معاشرے میں کون سی اونچ پنچ واقع ہوتی ہے۔۔؟ یہ کام معاشرے کے ہر طبقے میں ہو رہا ہے۔۔کیا امیر کیا غریب۔،کیا بزرگ کیا بچہ۔، حتیٰ کہ مذہبی پیشوائیت بھی اس میں ملوث ہے

۴۔۔ان اقوام کو جن میں میں یہی کام یعنی ہم جنسی کا فعل عورت نے عورت کے ساتھ کیا تو ایسی اقوام کو اجتماعی سزا کیوں نہیں دی گئی۔۔؟

۵۔۔اور آخر میں یہ کہنا کہ تم حدود شکن قوم ہو واضح کر رہی ہے کہ معاملہ قوانین شکنی کا تھا نہ کہ کسی ہم جنسی فعل کا۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ مسئلہ کیا ہے۔؟اس آیت کی تحلیل حاضر خدمت ہے۔

إِنَّكُمْ ------لَتَأْتُونَ -------الرِّجَالَ ------شَهْوَةً -------مِّن دُونِ ------النِّسَاءِ

إِنَّكُمْ ------

لَتَأْتُونَ -------

الرِّجَالَ ------

شَهْوَةً ------

۔مِّن دُونِ -----

۔النِّسَاءِ

82	وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا أَخْرِجُوهُم مِّن قَرْيَتِكُمْ ۖ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ
	اور اس کی قوم کا جواب سوائے اس کے اور کچھ نہ تھا کہ انہوں نے طنزاً کہا کہ یقیناً یہ لوگ بڑے بے عیب ہیں انہیں اپنی بستی سے نکال دو۔
83	فَأَنجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ
	پس ہم نے لوط اور اس کی تعلیمات کی اہلیت والوں کو نجات دی سوائے اس کی قوم کے جو برباد ہونے والوں میں تھی۔
84	وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِم مَّطَرًا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ
	اور ہماری مملکت (الٰہیہ) نے ان پر ایک بارش کو برسایا۔ سو دیکھو لو کہ مجرموں کا کیسا انجام ہوا۔

مباحث:۔

مَّطَرًا ۔۔مادہ م ط ر ۔۔ معنی۔۔ بارش۔

عموماً تراجم میں اس سانحہ کو مافوق الفطرتی بنانے کے لئے "پتھروں" کی بارش کہا ہے۔ اس دنیا میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے کسی قائدے قانوں کے مطابق ہو رہا ہے۔ قدرت اپنے قوانین نہیں بدلا کرتی۔

یہ اسلحے کی بارش تھی۔ خواہ ہزاروں سال پہلے کی بات ہو جب کہ مٹی سے بنی گولیوں کو گوپی کے ذریعے پھینکا جاتا یا آج کا زمانہ ہو جب کہ میزائل پھینکے جاتے ہیں۔

85	وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ فَأَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ	
	اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔۔۔، انہوں نے کہا۔ "اۓ میری قوم! قوانین قدرت کی فرمان برداری کرو اس کے سوا تمہارا کوئی حاکم نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے احکامات آ چکے ہیں۔۔، اس لئے تم ناپ تول پوری کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔ اور عوام میں ان کی اصلاح کے بعد فساد مت پھیلاؤ۔۔ اگر تم اہل امن ہو تو۔۔۔، یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے۔	
86	وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ	
	اور ہر اس راستے پر مت بیٹھا کرو کہ تم اس شخص کو ڈراتے اور قوانین قدرت کے راستے سے روکتے ہو جس نے امن قائم کیا۔۔۔ اور تم اس میں کجی تلاش کرتے ہو۔۔۔ اور یاد کرو جب تم تھوڑے تھے تو اس کے ضابطے کے ذریعے تم کو کثرت دی۔۔۔ اور دیکھ لو کہ قانون شکن لوگوں کا انجام کیا ہوا۔	
87	وَإِن كَانَ طَائِفَةٌ مِّنكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ	

	اور یہ کہ تم میں سے ایک جماعت نے اس تعلیم کے ساتھ امن قائم کیا جس کے ساتھ وہ بھیجا گیا تھا اور ایک جماعت نے امن قائم کرنے سے انکار کیا۔۔۔ استقامت سے کام لو یہاں تک کہ قوانین قدرت ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ کردے۔۔۔۔اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔	
88	قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِن قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِن قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ۚ قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ	
	اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کہا اے شعیب ہم تجھے اور انہیں جنہوں نے امن قبول کیا لازماً اپنی بستی سے نکال دیں گے یا یہ کہ تم ہمارے نظریہ حیات پر واپس آجاؤ۔۔۔، فرمایا۔۔اگرچہ کہ ہم ناپسند کرنے والے ہوں۔	
89	قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُم بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا ۚ وَمَا يَكُونُ لَنَا أَن نَّعُودَ فِيهَا إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا ۚ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۚ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ	
	اس کے بعد کہ قوانین قدرت نے ہم کو اس نظریہ حیات سے نجات دلائی اگر ہم تم لوگوں کے نظریہ حیات کو قبول کریں گے تو پھر تو ہم قوانین قدرت پر جھوٹ گڑھیں گے۔۔، اور ہمارے لئے یہ ناممکن ہے کہ ہم تمہارے نظریہ حیات پر لوٹ کر آئیں سوائے اگر قوانین قدرت یعنی نظام ربوبیت کی مشیت میں ہوں۔ ہمارے نظام ربوبیت کا علم ہر چیز پر احاطہ کیے ہوئے ہے ہم نے قوانین قدرت پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔اۓ ہمارے مربی ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کی بنیاد پر فیصلہ کردے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔	

90	وَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَوْمِهِ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا إِنَّكُمْ إِذًا لَّخَاسِرُونَ	
	اوران کی کافر قوم کے سرداروں کہا۔،"اگر تم نے شعیب کی پیروی کی تو بے شک تم خسارے میں پڑ جاؤ گے "	
91	فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ جَاثِمِينَ	
	توان کا حملہ آور جماعت نے مواخذہ کیا۔ تو وہ اپنے دائر کار میں الٹے پڑ گئے،	
92	الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۚ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ	
	وہ لوگ کہ جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی ایسے برباد ہوئے گویا وہ ان میں کبھی آباد ہی نہ تھے۔۔۔۔ جنہوں نے شعیب کو جھٹلایا وہی خسارے والے بن گئے۔	
93	فَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ	
	شعیب نے ان سے مونھ پھیرا۔۔اور کہا"ائے میری قوم میں تو تم کو اپنے نظام ربوبیت کا پیغام پہنچا دیا تھا اور تمہاری خیر خواہی کی تھی۔ تو میں کیونکر کافروں پر رنج وغم کروں۔	
94	وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ	
	اور ہم نے کسی بستی میں منتظم نہیں بھیجا مگر ہم نے وہاں کے رہنے والوں کا تکالیف اور مصیبتوں کے ذریعے مواخذہ نہ کیا ہو تا کہ وہ عاجزی اختیار کریں۔	

95	ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ حَتَّىٰ عَفَوا وَّقَالُوا قَدْ مَسَّ آبَاءَنَا الضَّرَّاءُ وَالسَّرَّاءُ فَأَخَذْنَاهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ	
	پھر ہم نے تکلیف کو آسودگی سے بدل دیا یہاں تک کہ عافیت میں آ گئے۔۔۔، تو کہنے لگے کہ اس طرح کی مشکلات اور راحتیں ہمارے بڑوں کو بھی پہنچتی رہیں ہیں۔۔۔، تو ہم نے ان کا مواخذہ بغاوت کی حالت میں کیا اور وہ بے خبر تھے۔	
96	وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ	
	اور اگر بستیوں والے امن قائم کرتے اور قوانین قدرت سے ہم آہنگ رہتے تو ہم ان پر بلند اور زیریں مناصب سے خوشحالیوں کے دروازے کھول دیتے لیکن انہوں نے جھٹلایا تو ہم نے ان کے اعمال کے سبب ان کا مواخذہ کیا۔	
97	أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ	
	کیا بستی والے نڈر ہو چکے ہیں کہ ان کے مراکز کی پکڑ نہیں ہو گی جب کہ وہ غفلت کی نیند سو رہے ہوں۔	
98	أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ	
	یا بستیوں والے اس بات سے نڈر ہو چکے ہیں کہ ان پر ہماری پکڑ روشن حالت آئے اور وہ تماشے میں مشغول ہوں۔	
99	أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ	
	کیا وہ قوانین قدرت کی تدابیر سے بے فکر ہو گئے ہیں تو قدرت کی پکڑ سے تو وہی بے فکر ہوتا ہے سوائے نقصان اٹھانے والے۔	

100	أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ أَهْلِهَا أَن لَّوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ	
	کیا ان لوگوں کو ہدایت نہ ملی جو زمین کے وارث ہوئے وہاں کے لوگوں کے بعد اگر ہمارے قانون مشیت میں ہوتا تو انہیں ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیتے اور ہم نے ان کے دلوں پر مہر لگی دیکھی ہے پس وہ نہیں سنتے۔	
101	تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَائِهَا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِن قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ	
	یہ بستیاں وہ ہیں جن کے حالات ہم تمہیں سناتے ہیں بے شک ان کے پاس ان کے پیامبر روشن دلائل لے کر آئے تھے۔، پھر اس بات پر امن قائم کرنے والے نہ ہوئے جسے پہلے جھٹلا چلے تھے۔کافروں کے دلوں پر قدرت اسی طرح مہر لگی رہنے دیتا ہے۔	
102	وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ ۖ وَإِن وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ	
	اور ہم نے ان کے اکثر لوگوں میں عہد کا نباہنا نہ پایا اور ان میں سے اکثر کو نافرمان پایا۔	
103	ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَظَلَمُوا بِهَا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ	
	اس کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنے احکامات دے کر فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا۔۔ پھر انہوں نے احکامات کے ساتھ ظلم کیا۔۔۔ تو دیکھ لو کہ فسادیوں کا کیا انجام ہوا۔	
104	وَقَالَ مُوسَىٰ يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي رَسُولٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ	

موسیٰ نے کہا اے فرعون بے شک میں نظام ربوبیت عالمینی کا پیامبر ہوں۔

105 حَقِيقٌ عَلَىٰ أَن لَّا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ۚ قَدْ جِئْتُكُم بِبَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ

مجھ پر لازم ہے کہ میں قوانین قدرت کے لئے وہی بات کہوں جو برحق ہے۔۔۔یقیناً میں تمہارے نظام ربوبیت کے احکامات لے کر آیا ہوں۔۔پس بنی اسرائیل کو میرے ساتھ چلنے دو۔

مباحث:۔اس آیت میں دو باتیں قابل غور ہیں ا۔۔بنی اسرائیل کون تھے۔۔؟ ہر وہ شخص جو قوانین قدرت سے جڑتا ہے بنی اسرائیل کہلایا جاتا ہے۔۲۔۔۔فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔کے معنی یہ نہیں کہ بنی اسرائیل کو میرے ساتھ کہیں دوسری جگہ بھیج دو۔بلکہ اس کے معنی ہیں "کہ بنی اسرائیل کو میرے ساتھ میرے موقف پر چلنے کی کھلی اجازت دو۔"

106 قَالَ إِن كُنتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ

کہا "اگر تو سچا ہے اور اگر تو کوئی حکم لے کر آیا ہے تو پیش کر"

107 فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ

پس اس نے اپنی جماعت کو پیش کیا جو ایک طوفانی ریلا نظر آیا۔۔

مباحث:۔

108 وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ

اور اس نے اپنی قوت و طاقت کا اظہار کیا کہ اہل النظر نے اسے بے عیب پایا۔

109	قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَاحِرٌ عَلِيمٌ	
	قوم فرعون کے وڈیروں، سرمایاداروں اور مذہبی پیشواؤں نے کہا کہ یہ تو بربنائے علم سحر بیاں (عالم) ہے۔	
110	يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ ۖ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ	
	یہ چاہتا ہے کہ تم کو تمہاری عوام سے نکال دے تو تم لوگ کیا حکم کرتے ہو۔۔؟	
111	قَالُوا أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ	
	کہا اسکو اور اسکے بھائی کو چھوڑو اور شہروں میں جمع کرنے والوں کو بھیجو۔	
112	يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيمٍ	
	کہ وہ تیرے پاس تمام با علم سحر بیان (علماء) کو لائیں	
113	وَجَاءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ الْغَالِبِينَ	
	اور فرعون کے پاس سحر بیان علماء آئے۔ کہا کہ۔۔یقیناً ہمارے لئے لازماً بدلہ ہوگا اگر کہ ہم غالب ہوئے۔	
114	قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ	
	کہا ٹھیک۔۔۔۔اور یقیناً تم لوگ لازماً مقربین میں سے ہوگے۔	

115 قَالُوا يَا مُوسَىٰ إِمَّا أَن تُلْقِيَ وَإِمَّا أَن نَّكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ

کہا۔۔۔اے موسیٰ کیا تم پیش کرتے ہو یا ہم ہوں پیش کرنے والے۔

116 قَالَ أَلْقُوا ۖ فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا بِسِحْرٍ عَظِيمٍ

کہا۔۔،پیش کرو۔۔۔۔،پس جب پیش کئے تو لوگوں کو سحر زدہ کر دیا۔۔۔اور ان کو ڈرایا۔۔،اور ایک بہت بڑے جھوٹ کے ساتھ آئے

117 وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ

اور ہم نے موسیٰ سے کہا کہ اپنے دلائل پیش کرو۔۔،کہ اس نے وہ سب بے نقاب کر دیا جو انہوں نے جھوٹ گھڑا تھا۔

مباحث:۔
یہاں سے اندازہ لگائے کہ موسیٰ کا عصیٰ لاٹھی تھی یا کہ دلائل۔۔۔۔؟
دیکھئے کہا گیا ہے کہ اس عصیٰ نے وہ جو انہوں نے "افک "کیا تھا اسے اس نے بے نقاب کر دیا۔۔
"افک "قرآن کی اصطلاح ہے۔تمام تر مقامات پر احکامات الہی کے بر عکس انسانی تعلیمات کو "افک "کہا گیا ہے۔
ایسے تمام مقامات کا مطالع کرنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ ملائیت کا سانپ اور لاٹھی کی کہانی قرآن کی ان بلند تعلیمات کو برباد کرنے کے مترادف ہے۔اور ملائیت کے افک میں ایک اور اضافہ ہے۔

118 فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

	پس حق ثابت ہو گیا اور وہ سب کچھ جو وہ عمل کرتے تھے باطل ثابت ہوا۔
119	فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانقَلَبُوا صَاغِرِينَ
	تو فوراً ہی وہ مغلوب ہوئے اور ناکام و نامراد لوٹے۔
120	وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ
	اور تمام علماءِ فرعون سرنگوں کر دیئے گئے۔
121	قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ
	انہوں نے اعتراف کیا "ہم نظام ربوبیت عالمینی کے ذریعے امن قائم کرنا والے ہیں"
122	رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ
	جو موسیٰ اور ھارون کا نظام ربوبیت ہے۔
123	قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنتُم بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ
	فرعون نے پوچھا "اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں۔، تم نے اس نظام ربوبیت کے ذریعے امن قبول کیا۔،۔یقیناً یہ وہ چال ہے جو تم نے چلی تا کہ تم اس کی اہلیت رکھنے والوں کو اس سے نکالو۔ تو جلد ہی تم کو معلوم ہو جائیگا"

124	لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ	
	لازماً میں تمہاری طاقت کو،اور تمہارے پیچھے چلنے والوں کو بوجہ اختلاف کے ختم کرونگا۔مزید یہ کے تم سب کے ساتھ سختی سے پیش آؤنگا۔ انہوں نے اعلاں کیا کہ ہم تو اپنے نظام ربوبیت کی طرف منقلب ہوئے ہیں۔	
125	قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ	
	انہوں نے اعلاں کیا کہ ہم تو اپنے نظام ربوبیت کی طرف منقلب ہوئے ہیں۔	
126	وَمَا تَنقِمُ مِنَّا إِلَّا أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا ۚ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ	
	اور تم ہم سے صرف اس بات کا انتقام لے رہے ہو کہ ہم اپنے نظام ربوبیت کے ساتھ جب وہ ہمارے پاس آیا ہم امن قائم کرنے والے ہوئے۔۔ائے ہمارے نظام ربوبیت ہم کو استقامت عطا کر اور ہم کو مسلمین کا بھرپور بدلہ عطا کرنا۔	
127	وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ	
	اور فرعون کی قوم کے وڈیروں، سرداروں، سرمایہ داروں اور مذہبی پیشواؤں نے کہا کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو یوں ہی چھوڑ دیگا تاکہ وہ عوام میں فساد کرتے پھریں اور تیرے حکموں کو چھوڑ دیں۔، فرعوں نے کہا "یقیناً ان کے ابناء قوم کو میں بے بس کر دونگا اور انکے کمزور افراد کو مراعات دونگا۔اور یقیناً ہم ان کے اوپر سخت ہیں۔	

128	قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا ۖ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ	
	موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا قوانین قدرت کے ذریعے مدد طلب کرو اور اسکے ساتھ استقامت سے کھڑے رہو۔یقیناً عوام حاکم کے لئے ہے۔قدرت اپنے بندوں میں سے اسی کو ذمہ داری دیتا ہے جو اس کے قانون مشیت پر پورا اترتا ہے۔آخر کار نتیجہ قونین قدرت سے ہم رنگ رہنے والوں کے لئے ہے۔	
129	قَالُوا أُوذِينَا مِن قَبْلِ أَن تَأْتِيَنَا وَمِن بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ	
	ان لوگوں نے کہا "ہم اس سے پہلے بھی تکلیف دئے گئے اور تمہارے آنے کے بعد بھی۔ کہا بہت ممکن ہے کہ تمہارا انظام ربوبیت تمہارے دشمنوں کو ہلاک کر دے اور تم کو عوام کے معملے میں استخلاف عطا کرے۔۔ تو چاہئے کہ وہ انتظار کریں کہ تم کیا عمل کرتے ہو۔	
130	وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ	
	اور یقیناً ہم آل فرعون کا تکالیف اور نتائج کے نقص سے مواخذہ کر چکے ہیں تاکہ وہ یاد رکھ کر عمل کریں۔	
131	فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَٰذِهِ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ ۗ أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ	
	پس جب کبھی بھی کوئی بھلائی کی بات ہوتی تو کہتے یہ ہمارے لئے ہے۔،اور اگر کوئی برائی آتی تو اسے موسیٰ اور ان لوگوں سے جو اس کے ساتھ تھے منسوب کرتے تھے۔۔آگاہ رہو کہ ان کی برائی قوانین قدرت کے مطابق تھی۔۔۔ لیکن ان کے اکثر لوگ نہیں سمجھتے تھے۔	

132	وَقَالُوا مَهْمَا تَأْتِنَا بِهِ مِنْ آيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ	
	اور انہوں نے کہا اس کو ہمارے پاس لے آؤ تاکہ تم اس کے ذریعے ہمیں سحر زدہ کرے۔ پس ہم تیرے لئے ہر گز امن قبول کرنے والے نہیں۔	
133	فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ آيَاتٍ مُّفَصَّلَاتٍ فَاسْتَكْبَرُوا وَكَانُوا قَوْمًا مُّجْرِمِينَ	
	پس ہم نے ان پر انسانوں کا طوفان بھیجا یعنی ننگا کرنے والے۔، کچو کے مارنے والے۔، گندے پانی کے مینڈک جیسے اور خون ریزی کرنے والے۔۔، فیصلہ کن احکامات۔ پھر بھی انہوں نے تکبر کیا اور وہ تھے ایک مجرم قوم	
134	وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوا يَا مُوسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِندَكَ ۖ لَئِن كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِي إِسْرَائِيلَ	
	اور جب ان پر عذاب واقع ہوا تو کہنے لگے "اے موسیٰ ہمیں اس نظام ربوبیت کی اس چیز کی دعوت دو جس کا اس نے تم سے واعدہ کیا ہے۔ اگر کہ تو نے اگر کہ تو نے ہم سے عذاب کو دور کیا تو ہم تیرے ساتھ امن قائم کرنے والے ہون گے اور لازماً بنی اسرائیل کو تیرے ساتھ چلنے دیں گے۔	
135	فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ إِلَىٰ أَجَلٍ هُم بَالِغُوهُ إِذَا هُمْ يَنكُثُونَ	
	پس جب ہم ان سے عذاب کو دور پاتے جب کہ وہ ایک نتیجے تک پہنچ جاتے تو وہ فوراً ہی عہد کو توڑ دیتے۔۔	

136	فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ	
	پس ہم نے ان سے انتقام لیا نتیجتاً ہم نے انہیں انکے ہی مقصود میں غرق ہوا پایا۔۔ بسبب اس وجہ کے انہوں نے ہمارے دلائل کو جھٹلایا اور وہ ان سے غافل رہے۔	
137	وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا ۖ وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا ۖ وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ	
	اور ہم نے اس قوم کو وارث پایا جسکے عوام کو بجز اس بات کے کہ اس کو شادمانی عطا کی تھی ہر طرف سے کمزور بنانے کی کوشش کی گئی تھی اور بنی اسرائیل کے لئے تیرے نظام ربوبیت کا اعلان انتہائی حسین انداز سے تکمیل پزیر ہوا۔ اور ہم نے اس کو جو فرعون اور اسکی قوم مصنوئی بناتے تھے تباہ و برباد پایا۔ اور وہ بلندی والے ہر گزنہ تھے۔۔	
138	وَجَاوَزْنَا بِبَنِي إِسْرَائِيلَ الْبَحْرَ فَأَتَوْا عَلَىٰ قَوْمٍ يَعْكُفُونَ عَلَىٰ أَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوا يَا مُوسَى اجْعَل لَّنَا إِلَٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ ۚ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ	
	اور ہم نے بنی اسرائیل کے بحران کا جواز پایا کہ وہ ایک ایسی قوم پر آئے جو اپنے جامد حکمرانوں پر دھرنا کئے ہوئے تھے۔ وہ بولے "اے موسیٰ ہمارے لئے بھی ایک ایسا حکمران مقرر کر جیسا کہ ان کے لئے حکمران ہیں"۔ موسیٰ نے جواب دیا "یقیناً تم ایک جاہل قوم ہو۔"	

139	إِنَّ هَٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيهِ وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ	
	یقیناً یہ لوگ تو جس میں ہیں اسی میں ہی برباد ہونے والے اور باطل ہیں وہ باتیں جو یہ کرتے تھے۔	
140	قَالَ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِيكُمْ إِلَٰهًا وَهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ	
	کہا "کیا میں اس حاکم کے علاوہ کسی اور حاکم کو تلاش کروں جب کہ اس نے تم کو تمام بستیوں پر فضیلت عطا کی ہے۔"	
141	وَإِذْ أَنجَيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۖ يُقَتِّلُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ	
	اور یاد کرو جب ہم نے تمھیں آل فرعون سے نجات دلائی کہ تمھیں عذاب کی برائی سے دوچار کرتے تھے۔، کہ تمھارے مرد میدان کو برباد کرتے اور تمھارے کمزور لوگوں کو مراعات سے نوازتے تھے، اور اس معاملے میں تمھارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی۔	
142	وَوَاعَدْنَا مُوسَىٰ ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۚ وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ	
	اور ہم نے موسیٰ سے ان ظلم کے اندھیروں (کو بدلنے) کا واعدہ کیا تھا۔ اور ایک معاشرے کو تکمیل تک پہنچایا۔ پس نظام ربوبیت کے قوانین تکمیل کو پہنچے۔ اور موسیٰ نے اپنے بھائی ھارون سے کہا میری قوم کے معاملے میں خلافت کا فریضہ انجام دو اور اصلاح کرو۔ اور فسادیوں کا راستہ مت اختیار کرنا	

143 وَلَمَّا جَاءَ مُوسَىٰ لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنظُرْ إِلَيْكَ ۚ قَالَ لَن تَرَانِي وَلَٰكِنِ انظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي ۚ
فَلَمَّا تَجَلَّىٰ رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا ۚ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ

اور جب موسیٰ ہمارے احکامات کے لئے آیا اور اس سے اس کے نظام ربوبیت نے کلام فرمایا تو موسیٰ نے کہا اے رب میرے! مجھے سمجھا کہ میں تجھے سمجھ سکوں

فرمایا تو مجھے ہرگز نہ سمجھ سکے گا۔۔۔البتہ اگر تو اس سرکش کو سمجھ سکے اور اگر وہ اپنے موقف پر اڑا رہے تو یقیناً تم نے مجھے سمجھ لیا۔

پھر جب اس کے نظام ربوبیت نے اس سرکش شخص کے لئے ظاہر کیا۔ تو اس کو بکھرا پایا اور موسیٰ اس پر بجلی بن کر گرا۔ پھر جب وہ (سرکش) ہوش میں آیا تو بولا میری تمام تر جد وجہد تیرے لئے ہے۔ میں تیری طرف رجوع ہوااا اور میں سب سے اولیٰ مومن ہوا۔

مباحث:۔

تَجَلَّىٰ ۔۔مادہ۔۔ ج ل ی ۔۔معنی۔۔ظاہر کرنا۔،چمکانا۔،آراستہ کرنا

144 قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي فَخُذْ مَا آتَيْتُكَ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ

فرمایا اے موسیٰ میں نے اپنی رسالت اور ہم کلامی کے لئے انسانوں پر تجھے پسند کیا پس اس کو جو میں نے تجھ کو عطا کیا ہے لے لو اور اس کا صحیح استعمال کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

145 وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَتَفْصِيلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَأْمُرْ قَوْمَكَ يَأْخُذُوا بِأَحْسَنِهَا ۚ سَأُرِيكُمْ دَارَ الْفَاسِقِينَ

	اور ہم نے ہر چیز کے بارے میں نصیحت اور فیصلہ کن احکامات اس کے لئے لازم قرار دئے سو انہیں مضبوطی سے پکڑ لے اور اپنی قوم کو حکم کر کہ اس کی باتوں پر احسن طریقے سے عمل کریں۔ عنقریب میں تمہیں نافرمانوں کا ٹھکانہ دکھاوٗں گا۔	
146	سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوا بِهَا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الرُّشْدِ لَا يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا وَإِن يَرَوْا سَبِيلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوهُ سَبِيلًا ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَكَانُوا عَنْهَا غَافِلِينَ	
	یقیناً میں اپنی آیتوں سے انہیں پھرا ہوا پاوٗں گا جو عوام میں ناحق تکبر کرتے ہیں اور اگر وہ سارے احکامات بھی سمجھ لیں تو بھی امن قائم کرنے والے نہیں۔ اور اگر سمجھ بوجھ کا راستہ دیکھیں تو اسے اپنی راہ نہیں بنائیں گے۔ لیکن اگر وہ برائی کا راستہ دیکھیں تو اس راستے کو پکڑ لیتے ہیں۔ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے ہمارے احکامات کو جھٹلایا اور ان سے بے خبر رہے،	
147	وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ ۚ هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ	
	اور جنھوں نے ہمارے احکامات اور آخری انجام سے ملاقات کو جھٹلایا ان کے اعمال بے نتیجہ ابت ہوئے۔۔ انہیں وہی سزادی جائے گی جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔	
148	وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوسَىٰ مِن بَعْدِهِ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهُ خُوَارٌ ۚ أَلَمْ يَرَوْا أَنَّهُ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَلَا يَهْدِيهِمْ سَبِيلًا ۘ اتَّخَذُوهُ وَكَانُوا ظَالِمِينَ	
	اور قوم موسیٰ نے اس کے بعد اپنی خواہشات سے ایک بے جان بے مقصد جھوٹ گھڑ لیا۔۔ کیا انہوں نے بالکل نہ دیکھا کہ نہ تو وہ ان کو کوئی حکم دے سکتا تھا اور نہ ہی کوئی راستہ دکھا سکتا تھا۔ انہوں نے اسے اپنا لیا اور وہ ظالم تھے۔	

مباحث:۔

العجل کیا ہے؟ سورہ الاعراف کے آیت ۱۵۲ میں ارشاد ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ

یقیناً جن لوگوں نے العجل کو پکڑا ان پر لازماً ان کے رب کی طرف سے غضب پہنچے گا اور دنیاوی زندگی میں ذلّت۔اس طرح سے ہم جھوٹ گھڑنے والوں کو سزا دیتے ہیں۔دیکھ لیجئے کہ بچھڑے کے پکڑنے والوں کو مفتری کہا گیا ہے۔العجلہ کو پکڑنا افتراء علی اللہ الکذب ہے۔

حُلِيِّهِمْ ۔۔مادہ۔۔ح ل ی/و ۔۔معنی۔۔ح ل و ۔مادہ سے بنے الفاظ میں میٹھا ہونا لذیذ ہونا۔بھا جانا۔اور مادہ ح ل ی سے بنے الفاظ میں آراستہ کرنا، حلیہ بنانا۔اسی سے زیور ماخوذ ہے۔

بنیادی طور پر بنی اسرائیل نے اپنی خواہشات کے مطابق ایک ضابطہ حیات بنا لیا جو احکامات الٰہی کے برخلاف تھا جس میں صحیح راہ دکھانے کی صلاحیت نہ تھی

پرانے تراجم میں عِجْلًا کو گوسالہ پر منطبق کیا ہے۔۔بنیادی طور پر تو مفہوم میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔اس لئے کہ احکامات الٰہی کو چھوڑ کر چاہے گوسالہ اختیار کیا جائے یا یا ایک نیا ضابطہ حیات تخلیق کر لیا جائے۔۔بات ایک ہی ہے۔۔۔لیکن احکامات الٰہی کی جگہ پر اگر جھوٹ گھڑا جاتا ہے تو وہ ایک نیا ضابطہ ہی ہو سکتا ہے۔

149	وَلَمَّا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ وَرَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوا قَالُوا لَئِن لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ
	اور جب نادم ہوئے اور سمجھے کہ بیشک وہ گمراہ ہو چکے ہیں تو کہنے لگے ائے ہمارے نظام ربوبیت اگر تو نے ہم پر رحم نہ کیا اور ہماری حفاظت نہ کی تو بے شک ہم خارہ پانے والوں میں سے ہوں گے۔

مباحث۔

سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ ۔۔۔یہ محاورہ ہے جس کے اردو میں معنی ہیں "ہاتھوں کے طوطے اڑ جانا" یا نادم ہونا

150	وَلَمَّا رَجَعَ مُوسَىٰ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِي ۖ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ ۖ وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ ۚ قَالَ ابْنَ أُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُونِي وَكَادُوا يَقْتُلُونَنِي فَلَا تُشْمِتْ بِيَ الْأَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِي مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ	
	اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے واپس آئے تو بولے تم نے میرے بعد یہ بڑی نامعقول حرکت کی ہے۔ کیا تم نے اپنے رب کے حکم سے پہلے ہی جلد بازی کرلی۔۔۔!!! پھر احکامات پیش کئے لاور جب اپنے ہم منصب کی ریاست کا مواخذہ کرتے ہوئے اپنی طرف لائے۔ تو اس نے کہا اے میری امت کے بیٹے یقیناً لوگوں نے مجھے کمزور بنانا چاہا اور قریب تھا کہ مجھ سے لڑائی کرتے سو مجھ پر دشمنوں کو ہنسنے کا موقع نہ دے۔ اور مجھے ظالم لوگوں میں شمار نہ کر۔	
151	قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِأَخِي وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ ۖ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ	
	کہا اے میرے رب مجھے اور میرے ہم منصب کو معاف فرما اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل کر اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔	
152	إِنَّ الَّذِينَ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ سَيَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَذِلَّةٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُفْتَرِينَ	
	بے شک جنہوں نے غیر الٰہی احکامات کو پکڑا انہیں ان کے نظام ربوبیت کی طرف سے غضب اور دنیاوی زندگی کے معاملے میں ذلت پہنچتی ہے۔ اور ہم جھوٹ گھڑنے والوں کو اسی طرح سزا دیتے ہیں۔	
153	وَالَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ ثُمَّ تَابُوا مِن بَعْدِهَا وَآمَنُوا إِنَّ رَبَّكَ مِن بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ	

	اور جنہوں نے برے کام کیے لیکن پھر اس کے بعد توبہ کی اور امن قائم کیا تو بے شک تیرا نظام ربوبیت اس کے بعد یقیناً بارحمت حفاظت فراہم کرنے والا ہے۔
154	وَلَمَّا سَكَتَ عَن مُّوسَى الْغَضَبُ أَخَذَ الْأَلْوَاحَ ۖ وَفِي نُسْخَتِهَا هُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ هُمْ لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُونَ
	اور جب موسیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو اس نے احکامات کی تختیوں کو اٹھایا اور جوان میں لکھا ہوا تھا اس میں ان لوگوں کے لئے جو اپنے نظام ربوبیت کی نافرمانی سے ڈرتے تھے ہدایت اور رحمت تھی۔
155	وَاخْتَارَ مُوسَىٰ قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِّمِيقَاتِنَا ۖ فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ ۖ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا ۖ إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ وَتَهْدِي مَن تَشَاءُ ۖ أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۖ وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ
	۔اور موسیٰ نے ہمارے احکامات کے لئے اپنی قوم سے بہت سارے مرد میداں چنے پھر جب انہیں حملہ آور جماعت نے پکڑا تو کہا اے میرے نظام ربوبیت اگر تو چاہتا تو پہلے ہی انہیں اور مجھے ہلاک کر دیتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک کرتا ہے جو ہماری قوم کے بیوقوفوں نے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ سب تیری آزمائش ہے اس کے ذریعے تو اس کو گمراہ رہنے دیتا ہے جو گمراہی چاہتا ہے اور تو ہدایت پر اسی کو رہنے دیتا ہے جو ہدایت کا طلبگار ہوتا ہے۔ تو ہی ہمارا فرمانروا ہے سو ہمیں حفاظت عطا فرما ہم پر رحم فرما اور تو سب سے بہتر حفاظت فراہم کرنے والا ہے۔
156	وَاكْتُبْ لَنَا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدْنَا إِلَيْكَ ۚ قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءُ ۖ وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُم بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ

	اور ہمارے لیے اس موجودہ ادنی دور میں بھی اور انجام کار بھی حسین نتیجے عطا کرنا۔ ہم نے تیری طرف رجوع کیا۔۔۔۔ فرمایا میں اپنا عذاب اسی پر پہنچاتا ہوں جو میرے قانون مشیت پر عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ اور میری رحمت ۔۔۔ وہ تو سب چیزوں پر محیط ہے۔ پس میں اپنی رحمت کو یقیناً ان کے لیے لازم قرار دیتا ہوں جو میرے احکامات سے ہم آہنگ ہوتے ہیں اور لوگوں کی خوشحالی کا باعث بنتے ہیں۔ اور جو ہمارے احکامات کے ذریعے امن قائم کرتے ہیں۔	
157	الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ	
	وہ لوگ جو پیروی کرتے ہیں ایسے پیامبر کی جو قوانین پر عبور رکھنے والے ہیں۔ جس کو وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں بھی پیروی کے لئے لازم پاتے ہیں۔ یہ وہ رسالت ہے جو ان کو نیکی کا حکم کرتا ہے اور برے کام سے روکتا ہے۔، اور ان کے لیے سب بے عیب چیزیں جائز قرار دیتا ہے۔، اور تمام عیب دار چیزون کو ممنوع قرار دیتا ہے۔، اور ان پر سے ان کے وہ بوجھ اور وہ طوق جو ان کی گردن میں پڑے ہیں اتار پھینکتا ہے۔ سو جن لوگوں نے اس کے ساتھ امن قائم کیا اور اس کے دست و بازو بنے اور اس کی مدد کی یعنی اس نور (احکامات الہی) کے تابع ہوئے جو اس رسالت کے ساتھ بھیجا گیا ہے یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔	
158	قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَكَلِمَاتِهِ وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ	

	اعلان کردو کہ میں لوگو میں تم سب کی طرف مملکت الھیہ کے احکامات پیامبر ہوں وہ مملکت الھیہ جس کے اختیار میں تمام بلند وزیریں ہے۔اس کے سوااور کوئی حاکم نہیں۔وہی حیات آفرینی عطا کرتا ہےاور وہی ناکامی سے دوچار کرتا ہے۔پس اسی حاکم اور اسکی رسالت کے ساتھ امن قائم کرو۔۔۔۔۔۔۔۔یعنی۔اس رسالت کے ساتھ جو بذات خود احکامات الہی اور اس کے احکامات کے ذریعے امن قائم کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ پس اسی کی پیروی کروتا کہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔	
159	وَمِن قَوۡمِ مُوسَىٰٓ أُمَّةٌ يَهۡدُونَ بِٱلۡحَقِّ وَبِهِۦ يَعۡدِلُونَ	
	اور موسیٰ ہی کی قوم میں ایک امت ایسی بھی تھی جو حق کی ہدایت کرتی تھی اور حق ہی کے مطابق انصاف کرتی تھی۔	
160	وَقَطَّعۡنَٰهُمُ ٱثۡنَتَيۡ عَشۡرَةَ أَسۡبَاطًا أُمَمًاۚ وَأَوۡحَيۡنَآ إِلَىٰ مُوسَىٰٓ إِذِ ٱسۡتَسۡقَىٰهُ قَوۡمُهُۥٓ أَنِ ٱضۡرِب بِّعَصَاكَ ٱلۡحَجَرَۖ فَٱنۢبَجَسَتۡ مِنۡهُ ٱثۡنَتَا عَشۡرَةَ عَيۡنًاۖ قَدۡ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٖ مَّشۡرَبَهُمۡۚ وَظَلَّلۡنَا عَلَيۡهِمُ ٱلۡغَمَٰمَ وَأَنزَلۡنَا عَلَيۡهِمُ ٱلۡمَنَّ وَٱلسَّلۡوَىٰۖ كُلُواْ مِن طَيِّبَٰتِ مَا رَزَقۡنَٰكُمۡۚ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِن كَانُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ يَظۡلِمُونَ	
	اور ہم نے انکی آنے والی نسل کو مثالی معاشروں میں جدا جدا پایا اور موسیٰ کو ہم نے اس وقت حکم دیا جب اس کی قوم نے اس سے پیاس بجھانے کی خواہش کی۔،کہ احکامات الہی کو سنگ دل افراد پر بیان کرو تو اس سے نکلے شفاف مثالی معاشرے۔۔تو ہر شخص نے اپنے مشرب کو پہچان لیا اور اور ہم نے ان پر عموں کو سایہ فگن پایا اور تم پر احسان (من) اور تسلی (سلوی) نازل کرتے رہے اس لیے جو موزوں رزق ہم نے تم کو عطا کیا ہے اس سے استفادہ کرو۔انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہیں کیا بلکہ اپنے ہی لوگوں پر ظلم کرتے تھے۔	

161	وَإِذْ قِيلَ لَهُمُ اسْكُنُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ وَقُولُوا حِطَّةٌ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَاتِكُمْ ۚ سَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ	
	یاد کرو وہ وقت جب ان سے کہا گیا تھا کہ اِس بستی میں جا کر بس جاؤ اور اس میں سے قانون مشیت کے مطابق، بافراغت استفادہ کرو اور زندگی کے اس باب میں احکامات الٰہی کے آگے سجدہ ریز رہتے ہوئے داخل ہو جاؤ اور یہ اعلان کرو "ہم تمہارے بوجھ اتاریں گے، تمہاری غلطیاں معاف کر کے تم کو حفاظت فراہم کریں گے اور احسان کرنے والوں کو مزید زیادہ دیں گے"	
162	فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَظْلِمُونَ	
	تو جو ظالم تھے، انہوں نے اس اعلان کو جس کا ان کو حکم دیا گیا تھا، بدل کر اس کی جگہ دوسرا اعلان جاری کر دیا، پس ان کی نافرمانیوں کے سبب ہم نے ظالموں پر قوانین قدرت کے تحت عذاب بھیجا۔	
163	وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ ۙ لَا تَأْتِيهِمْ ۚ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُم بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ	
	اور ان سے اُس بستی کا حال بھی پوچھو جو بحر ان پر ہمیشہ موجود رہتی تھی۔ جب کہ وہ احکامات الٰہی سے لاپرواہی میں حد سے گزرتے تھے۔ تو ان کے پاس اس عرصے میں جب کہ وہ لاپرواہی کرتے تھے ان کے مذہبی پیشوا شریعتیں پیش کرتے تھے۔ اور جب وہ لاپرواہی نہ کرتے تھے تو وہ مذہبی پیشوا نہیں آتے تھے۔ اس طرح ہم ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے ان کو آزماتے ہیں۔	

164	وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا ۙ اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ	
	اور جب ان میں سے ایک جماعت نے کہا ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں قدرت ہلاک کرنے والی ہے یا انہیں سخت عذاب میں مبتلا کرنے والی ہے۔۔۔، تو انہوں نے کہا تمہارے نظام ربوبیت کے حضور عذر پیش کرنے کے لیے اور شاید کہ یہ کہ احکامات الہی سے ہم آہنگ ہو جائیں۔	
165	فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ	
	پھر جب انہوں نے اس کو نظر انداز کر دیا جس کے ساتھ ان کو سمجھایا گیا تھا تو ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو برے کام سے منع کرتے تھے اور ظالموں کو ان کی نافرمانی کے باعث برے عذاب میں پکڑا۔	
166	فَلَمَّا عَتَوْا عَن مَّا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ	
	پھر جب وہ اس کام میں حد سے آگے بڑھ گئے جس سے روکے گئے تھے تو ہم نے حکم دیا کہ ذلیل و خوار بندر بنے رہو۔	
167	وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَن يَسُومُهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ۗ إِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيعُ الْعِقَابِ ۖ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ	
	اور جب تمہارے نظام ربوبیت نے اعلان کیا کہ ایسے لوگوں پر دین کے قیام کے لئے ان لوگوں کو مسلط کئے رکھے گا جو انہیں برا عذاب دیتے رہینگے بے شک تیرا نظام ربوبیت عذاب دینے میں بہت تیز ہے۔ اور یقیناً وہ با رحمت حفاظت فراہم کرنے والا ہے۔	

168	وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا ۖ مِّنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ ۖ وَبَلَوْنَاهُم بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ	
	ور ہم نے انہیں عوام میں مختلف امتوں میں بٹا ہوا پایا۔ بعض ان میں سے اصلاحی عمل کرنے والے ہیں اور بعض ان کے علاوہ۔۔اور ہم نے انہیں راحتوں اور تکالیف سے آزمایا تا کہ وہ لوٹ آئیں۔	
169	فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ وَيَقُولُونَ سَيُغْفَرُ لَنَا وَإِن يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهُ يَأْخُذُوهُ ۚ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيثَاقُ الْكِتَابِ أَن لَّا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ وَدَرَسُوا مَا فِيهِ ۗ وَالدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ۗ أَفَلَا تَعْقِلُونَ	
	پھر ان کے بعد ان کے ایسے ناخلف جانشین ہوئے جو کتاب کے وارث بنے وہ اس ادنٰی زندگی کا مال و متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں محفوظ کر دیا جائے گا اور اگر ایسا ہی مال ان کے سامنے آئے تو اسے لے لیں گے کیا ان سے کتاب میں عہد نہیں لیا گیا تھا کہ قدرت پر حق کے سوا اور کچھ نہ کہیں اور انہوں نے جو کچھ اس کتاب میں لکھا ہے پڑھا ہے اور انجام کار متقیوں کا نتیجہ اچھا ہے۔ کیا پھر بھی تم سمجھتے نہیں ہو۔	
170	وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ	
	اور جن لوگوں نے کتاب کو پکڑے رکھا اور مملکت الٰہیہ کے نظام کو قائم کیا تو بے شک ہم ایسی اصلاح کرنے والوں کا بدلہ ضائع نہیں کرتے ہیں۔	
171	وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ	

	اور جب ہم نے ان پر سرداری نظام کو مسلط پایا جیسے کہ وہ ان پر چھا گیا ہو اور انہوں نے خیال کیا کہ وہ شخصی نظام ان کے ذریعے سے ہی لاگو ہو گیا ہے۔ تو ہم نے کہا کہ جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے پکڑو اور جو کچھ اس میں ہے اسے یاد رکھتے ہوئے عمل پیرا ہو جاؤ تا کہ تم احکامات الٰہی سے ہم آہنگ ہو سکو۔	
172	وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِن ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ أَن تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ	
	اور جب تیرے نظام ربوبیت نے بنی آدم کی سرکش ذریت کا مواخذہ کیا اور انہوں نے اپنے لوگوں کے خلاف اس وقت گواہی دی جب ان سے پوچھا گیا۔۔۔۔"کیا میں تمہارا نظام ربوبیت نہیں ہوں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو بولے۔۔"ہاں۔۔ ہم گواہی دیتے ہیں" یہ اس لئے کہ نظام ربوبیت کے عرصہ قیام میں تم یہ نہ کہہ سکو کہ "ہم تو اس بات سے غافل تھے۔	
173	أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِن قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّن بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ	
	یا تم کہیں یہ نہ کہو کہ ہمارے بڑوں نے ہم سے پہلے شرک کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد ان کے پیروکار تھے۔ تو کیا تو ہمیں اس کام پر ہلاک کرتا ہے جو گمراہوں نے کیا۔	
174	وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ	
	اور اسی وجہ سے ہم احکامات فیصلہ کن بیان کرتے ہیں تا کہ وہ لوٹ آئیں۔	

175	وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ	
	اور انہیں اس شخص کا حال سناؤ جسے ہم نے اپنے احکامات دئے تھے پھر وہ ان سے نکل گیا۔۔ نتیجتاً اس کے پیچھے قوت باطلہ لگ گئی تو وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔	
176	وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَث ۚ ذَّٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ	
	اگرچہ کہ ہمارے قانون مشیت میں تھا کہ ان احکامات کے ذریعے سے اس کو رفعت بخشتے لیکن وہ تو پستی میں دھنستا ہی چلا گیا۔ اور اپنی خواہش کی پیروی کرنے لگا۔۔۔۔۔۔ اس کا تو ایسا حال ہے جیسے کسی ایسے کتے کا حال ہو کہ اگر تو اس پر کوئی بوجھ ڈالے تو بھی ہانپے اور اگر چھوڑ دے تو بھی ہانپے۔۔۔۔۔۔۔ یہ اس قوم کے لوگوں کی مثال ہے جنہوں نے ہمارے احکامات کو جھٹلایا۔ پس تم یہ حالات ان کو سنا دو ہو سکتا ہے کہ وہ فکر کریں۔	
177	سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ	
	جنہوں نے ہمارے احکامات کو جھٹلایا ان کی بری مثال ہے اور وہ اپنے ہی لوگوں پر ظلم کرتے تھے۔	
178	مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ	
	جسے قدرت ہدایت یافتہ قرار دے پس وہی ہدایت یافتہ ہے۔۔ اور جسے گمراہ قرار دے تو ایسے ہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔	

179	وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ	
	اور ہم نے قید کے لئے بہت سے جن اور انس پھیلے ہوئے پائے ہیں۔ ان کے دل ہیں کہ ان سے سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے نہیں اور کان ہیں کہ ان سے سنتے نہیں وہ ایسے ہیں جیسے چوپائے بلکہ ان سے بھی گمراہی میں زیادہ ہیں یہی لوگ غافل ہیں۔	
180	وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ	
	اور سب سے حسین ضوابط تو قدرت ہی کے ہیں۔۔۔، سو انہیں ان ضوابط کی دعوت دو۔ اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ضوابط میں کج روی اختیار کرتے ہیں۔۔۔، یقیناً وہ اپنے کیے کی سزا پائیں گے۔	
181	وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ	
	اور ان لوگوں میں سے جنہیں ہم نے پیدا کیا ایک امت ہے جو حق کی راہ بتاتی ہے اور اسی کے ساتھ انصاف کرتے ہیں۔	
182	وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ	
	اور جنہوں نے ہمارے احکامات کو جھٹلایا ہم انہیں بتدریج ایسی حیثیت میں پکڑیں گے کہ جس حیثیت کی انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔	

183 وَأُمْلِي لَهُمْ ۚ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ

اور میں انہیں مہلت دیتا ہوں۔۔بے شک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے۔

184 أَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوا ۗ مَا بِصَاحِبِهِم مِّن جِنَّةٍ ۚ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ

کیا انہوں نے غور نہیں کیا کہ ان کے ساتھی کو کوئی جنوں نہیں ہے بلکہ وہ تو واضح پیش آگاہ کرنے والا ہے۔

185 أَوَلَمْ يَنظُرُوا فِي مَلَكُوتِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ وَأَنْ عَسَىٰ أَن يَكُونَ قَدِ اقْتَرَبَ أَجَلُهُمْ ۖ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ
يُؤْمِنُونَ

اور کیا انہوں نے بلند وزیریں کی سلطنت کو نہیں دیکھا اور جو قدرت نے کسی بھی شئی سے پیدا کی ہیں۔اور یہ بھی
ممکن ہو کہ ان کا نتیجہ قریب ہی آچکا ہو پھر قوانین قدرت کے بعد کس بات کے ذریعے یہ امن قائم کریں گے۔

186 مَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ ۚ وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ

جسے قوانین قدرت گمراہ قرار دے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور وہ انہیں اپنی سرکشی میں حیران پھرنے
کو چھوڑ دیتا ہے۔

187 يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا
بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

	وہ تصادم کے متعلق تم سے پوچھتے ہیں کہ اس کی آمد کا کونسا وقت ہے کہہ دو اس کا علم تو میرے نظام ربوبیت ہی کے پاس ہے وہ ہی اس کو اس کے وقت پر آشکارہ کرے گا وہ تصادم بلند و زیریں سب پر بھاری ہے۔، وہ تم پر اچانک ہی آتی ہے۔ تم سے تو اس طرح پوچھتے ہیں گویا کہ تم اسی کی تلاش میں لگے ہوئے ہو۔۔، کہہ دو اس کا علم قوانین قدرت ہی کے نزدیک ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔
188	قُل لَّا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوءُ ۚ إِنْ أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ
	کہہ دو میں اپنی ذات کے نفع و نقصان کا بھی مالک نہیں مگر جو قدرت کے قانون مشیت میں ہو۔ اور اگر میں غیب کی بات جان سکتا تو بہت کچھ بھلائیاں حاصل کر لیتا اور مجھے تکلیف نہ چھوتی۔ میں تو محض ان لوگوں کے لئے جو امن قائم کرتے ہیں پیش آگاہ کرنے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔
189	هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا أَثْقَلَت دَّعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ
	وہ وہی ہے جس نے تمہیں یکتا ضابطے سے تخلیق کیا اور اسی ضابطے سے اس کی جماعت بنائی تاکہ اس جماعت سے آرام پائے۔ پھر جب وہ ضابطہ ان پر چھا گیا تو جماعت نے اسکو بطور ہلکی ذمہ داری اٹھا لیا۔ پس وہ اس ضابطے کے ساتھ چل پڑی۔۔، پھر جب جماعت بڑھ گئی تو ان دونوں نے قوانین قدرت جو نظام ربوبیت ہے کی دعوت دی۔۔۔۔، اگر کہ ہم کو ایک صالح معاشرہ عطا کیا تو یقیناً ہم ہر نعمت کا صحیح استعمال کریں گے۔
190	فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا ۚ فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ

	پھر جب قدرت نے انھیں ایک صالح معاشرہ عطا کیا تو قدرت کی دی ہوئی نعمتوں میں قدرت کا شریک ٹھیرانے لگے۔ سو قدرت توان تمام چیزوں سے پاک ہے جن کو وہ قدرت کا شریک ٹھراتے ہیں۔	
191	أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ	
	کیا وہ ایسوں کو شریک ٹھیراتے ہیں جو کچھ تخلیق نہیں کرتے بلکہ وہ خود تخلیق کئے گئے ہیں۔	
192	وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ	
	اور نہ وہ ان کی مدد کی استطاعت رکھتے ہیں اور ہی اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں۔	
193	وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَتَّبِعُوكُمْ ۚ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنتُمْ صَامِتُونَ	
	اور اگر تم انھیں قدرت کی راہ ہدایت کی طرف بلاؤ تو تمھاری تابعداری نہیں کریں گے۔۔ تمھارے لئے برابر ہے کہ تم انھیں پکارو یا خاموش رہو۔	
194	إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ	
	بے شک تم قوانین قدرت کے علاوہ جن لوگوں کے نظریات کی دعوت دیتے ہو وہ تمھاری طرح کے ہی بندے ہیں۔۔ پس ان کی دعوت دو۔۔ اگر تم سچے ہو تو چاہیئے کہ وہ تم کو جواب دیں۔	

195	أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۗ قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ	
	کیا ان نظریات کی کوئی بنیاد ہے جن سے وہ چلیں یا ان کی کوئی قوت ہے جن سے وہ پکڑیں یا ان کی بصارت ہے جن سے وہ بصیرت پائیں یا اس نظام کے کوئی کان ہیں جن سے وہ سنیں۔۔۔، کہو تم لوگ اپنے شریکوں کی دعوت دو پھر میرے خلاف تدبیر کرو اور مجھے ذرا بھی مہلت نہ دینا۔	
196	إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ	
	بے شک میرا سرپرست تو وہ مملکت الهیہ ہے۔، جس نے کتاب قوانین عطا فرمائی اور وہ اصلاح کرنے والوں کی سرپرستی کرتا ہے۔	
197	وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ	
	اور جن کی تم دعوت دیتے ہو وہ تمہاری مدد کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ ہی اپنے لوگوں کی مدد کر سکتے ہیں۔	
198	وَإِن تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا ۖ وَتَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ	
	بلکہ اگر تم انہیں قوانین قدرت کی راہ پر آنے کے لیے کہو تو وہ تمہاری بات نہیں سنتے ہیں۔اور تم ان کو ایسا سمجھتے ہو کہ وہ تمہاری بات پر غور کر رہے ہیں لیکن وہ نہیں سمجھتے ہیں۔	
199	خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ	

	در گزر کر اور معروف احکامات کا حکم دے اور جاہلوں سے اعراض کر۔	
200	وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ	
	اور اگر تجھے کوئی قوت باطلہ کی طرف شر انگیزی محسوس ہو تو مملکت الٰہیہ کی پناہ طلب کیا کرو۔ بے شک وہ باعلم سننے والی ہے۔	
201	إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوْا إِذَا مَسَّهُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ تَذَكَّرُوا فَإِذَا هُم مُّبْصِرُونَ	
	بے شک جو لوگ قوانین قدرت سے ہم آہنگ رہتے ہیں جب انہیں قوت باطلہ کی جماعت سے سابقہ پڑتا ہے تو وہ احکامات الٰہی کو یاد کر کے ان پر عمل پیرا ہو جاتے ہیں پھر فوراً ہی وہ بابصیرت ہو جاتے ہیں۔	
202	وَإِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ	
	اور سرکش افراد اپنے بھائی بندوں کو گمراہی میں کھینچے لیے جاتے ہیں اور انہیں بھٹکانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔	
203	وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِم بِآيَةٍ قَالُوا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ۚ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِن رَّبِّي ۚ هَٰذَا بَصَائِرُ مِن رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ	
	اور جب تم ان کے پاس کوئی حکم نہ لاؤ تو وہ کہتے ہیں کہ تم نے خود کوئی حکم کیوں نہ بنا لیا؟ کہہ دو کہ میں تو صرف اسی وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میرا نظام ربوبیت مجھے عطا کرتا ہے۔ یہ قوانین قدرت تمہارے نظام ربوبیت کی طرف سے امن قائم کرنے والوں کے لئِے ہدایت اور رحمت ہے۔	

204	وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ	
	اور جب احکامات الہی سمجھائے جائیں تو سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔	
205	وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ	
	اور اپنے رب کو اپنے نظام کے معاملے میں اس کے احکامات کو عاجزی اور خوف کے ساتھ یاد رکھتے ہوئے صبح نو اور اصولوں کے ساتھ عمل پیرا ہو جاؤ۔۔نہ کہ احکامات الہی کو اونچی آواز سے بیان کرتے ہوئے۔۔ اور غافلوں میں سے نہ ہو جاؤ۔	
206	إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيُسَبِّحُونَهُ وَلَهُ يَسْجُدُونَ	
	یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جو نظام ربوبیت کے مطابق اس کی فرمانبرداری سے تکبر نہیں کرتے اور اس کے لئے ہی جدو جہد کرتے ہیں اور اسی کے احکامات کے آگے سرنگوں ہوتے ہیں۔	